

اسلامی

ضوابط و ضوابط

علامہ محمد حمید القادری

انجمن تبلیغ دین مصطفیٰ ﷺ

گورنمنٹ انوار

22

ISLAMIC CODE OF LIFE

اسلامی ضابطہ حیات

علامہ محمد حمید القادری

ناشر

المَدِينَةُ الْمَدِينَةُ كَيْشِينْزُ ۷۱۲
۳۔ یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ ۳۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

فون: ۴۳۲۰۶۸۲

جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں

نام کتاب	: اسلامی ضابطہ حیات
مولف	: محمد حمید القادری
کمپوزنگ	: المدینہ کمپوزر اررو بازار لاہور
پروف ریڈنگ	: محمد یونس کرامت علی صاحب
ناشر	: المدینہ پبلی کیشنز
	: 4- یوسف مارکیٹ غزنی سٹیٹ
	: 38- اررو بازار لاہور
	: فون : 7320682
تعداد	: ایک ہزار
اشاعت اول	: جولائی 1996ء
قیمت	: ● روپے

عطیہ کتاب

جناب حاجی محمد منور الدین - گلاکٹ پیس

جناب محمد قیصر اکرم - فیرکس فیصل آباد

انتساب

بعهد احترام

والد محترم حاجی بشیر احمد صاحب
کے نام

سبب تالیف

آج جس دور سے ہم گزر رہے ہیں اس کے روزمرہ میں انسان کو جن چیزوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ان کے بارے میں موثر معلومات بہت کم ملتی ہیں۔ اگر ملتی بھی ہیں تو بڑی بڑی عربی، فارسی، فقہی کتابوں میں ملتی ہیں۔ جہاں تک ہر انسان کی رسائی ممکن نہیں ہے ہر شخص اتنی موٹی کتابیں خرید سکتا ہے نہ ان کا اسلوب بیان سمجھ سکتا ہے۔ بازار میں انسانی ضروریات کی معلومات کے لئے کتابیں تو بہت ملتی ہیں مگر ان میں اتنی زیادہ وضاحت نہیں ہوتی کہ ہر قاری مسئلے کی تک پہنچ کر اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکے۔

محترم حاجی محمد یونس صاحب اس دور زوال میں امت مسلمہ کے کرب کی تڑپ محسوس کرتے ہیں۔ دین مصطفیٰ ﷺ کی خاطر دن رات کوشاں رہتے ہیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ ہم امت مسلمہ کی سہولت کے لئے ایسی کتابیں لکھ کر شائع کریں جن کا تعلق روزمرہ معاملات سے ہوں۔ مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جنازہ، بیماریاں اور ان کا علاج، صدقات وغیرہ کے ضروری مسائل آسان زبان میں بیان کر کے عوام الناس تک پہنچائے جائیں ان کے مشورہ سے میں نے جنازہ کے بارے میں یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ محترم محمد یونس صاحب کی کوشش کو کامیاب کریں۔ اور ان کے نیک مقاصد کو پائپہ تکمیل تک پہنچائے۔ (آمین)

زیر نظر کتاب صرف جنازہ (یعنی میت کے غسل، کفن، نماز جنازہ، دفن) کے بارے میں ہے۔ جبکہ بیماریاں اور حدیث نبویؐ کی روشنی میں ان کا علاج ایک طویل موضوع تھا آئندہ اڈیشن میں اسے بھی شامل کر دیا جائے گا۔

اس کتاب کی تالیف میں مندرجہ ذیل خصوصیات قابل ذکر ہیں۔

- 1- قرآن کی صریح آیات اور راجح احادیث سے استدلال کیا گیا ہے۔
- 2- مستند راویوں اور کتابوں کے نام درج کر دیئے گئے ہیں۔
- 3- انداز بیان عام فہم اور سلاہ رکھا گیا ہے۔ تاکہ تھوڑا علم رکھنے والا بھی آسانی سے استفادہ کر سکے۔

4 - اس کتاب کی بنیاد حدیث مبارکہ پر رکھی گئی ہے۔ احادیث مبارکہ کے بعد فقہائے کرام کے ارشادات کو پیش کیا گیا ہے جو کہ دین کا تقاضا ہے اور وقت کی ضرورت بھی۔

5 - اس کتاب کو فرقہ وارانہ اباحت سے پاک رکھا گیا ہے۔

جن احباب نے کتاب کی تیاری میں مدد فرمائی

محترم المقام استاذی المکرم مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب، مولانا محمد شریف ہزاروی صاحب نے کتاب کی تیاری پر حوصلہ افزائی فرمائی اور اپنے علمی، فکری، تحقیقی فیضان سے نوازہ۔

جناب مفتی محمد طریف القادری کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ جنہوں نے جانفشانی اور عرق ریزی سے اس کتاب کی پروف ریڈنگ کی اور اپنے تاثرات لکھ کر میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

مفتی عبداللطیف صاحب، مفتی عبدالقیوم صاحب، صاحبزادہ عبدالرؤف قریشی صاحب اور محمد حسین آزاد صاحب نے مسودہ کی نصیحیح میں مفید مشوروں سے نوازا اور کتاب کے بارے میں تاثرات لکھ کر ہمت بڑھائی۔

قارئین اس کتاب میں اگر کوئی بہتری محسوس کریں تو احقر کے حق میں دعا کر دیں۔ اگر مضمون کے غیر مربوط ہونے یا اور کوئی کمی محسوس کریں۔ تو اس کی اصلاح کر دیں۔ میں قارئین کی اصلاح کا منتظر رہوں گا۔

ممتاز سکالر محمد حمید القادری

خادم دین مصطفیٰ ﷺ

ابتدائیہ

اللہ تعالیٰ نے کائنات کو تخلیق کیا۔ آسمان، سورج، چاند، ستارے پیدا کئے، زمین کو پیدا کیا، زمین پر باغات بنائے، باغوں میں پھول، پھولوں میں رنگ، رنگ و بو میں حسن کا نکھار پیدا کیا، سرسبز شلواب، کھیتیاں پیدا کیں، جہاں سے انسان کو غذا میسر آئی۔ حتیٰ کہ اس کائنات کو ہر ممکن چیز سے سنوارا اس کی سجاوٹ کے ساتھ ساتھ یہ اعلان بھی کر دیا۔ کہ یہ رنگین کائنات فانی ہے۔

کل من علیہا فان

اس کائنات کی ہر چیز دائمی نہیں بلکہ فنا ہونے والی ہے۔

وبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

اور باقی رہے گی (یا رسول اللہ) تیرے مدب کی ذات جو بزرگی اور احسان والی ہے۔ اس کے علاوہ ہر شے فانی ہے۔

جب ہر چیز کو فنا حاصل ہو تو پھر انسان اس عارضی اور فانی دنیا کو اپنا مرکز و محور (یعنی رہائش گاہ) کیوں سمجھ بیٹھا ہے حالانکہ اس انسان کو واضح کر دیا گیا ہے۔

کل نفس ذائقہ الموت

ہر ایک جاندار کو موت کا لطف اٹھانا ہے۔ موت کا ذائقہ چمک کر عالم دنیا سے رخصت ہو کر عالم برزخ میں داخل ہونا ہے۔ تو پھر انسان اس فانی دنیا کو اپنا مستقل ٹھکانہ کیوں بنا بیٹھا ہے۔ اسے چاہئے کہ اپنی زندگی اپنے آقا و مالک کی اطاعت میں بسر کرے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے اس کی رضا کی خاطر اپنا تن من و دھن قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے۔ تاکہ اس کا اگلہ سفر (قبر میں) کامیابی سے ہمکنار ہو۔

جناب حمید القادری صاحب ایک ابھرتے ہوئے ریسرچ سکالر ہیں دنیائے علم و فن میں وارد ہونے والے اس نو آموز نوجوان نے انگلش گرائمر اور اکنامکس پر دو عدد کتب تحریر کیں ہیں۔ اور ایک عدد علمی مقالہ بھی لکھ چکے ہیں۔ مادہ پرستی کے اس دور میں مذہبی مسائل کو سائنسی استدلال کے ساتھ پیش کرنا ان کی خصوصیات میں شامل ہے زیر نظر کتاب میں انہوں نے جن مسائل کو موضوع گفتگو بنایا ہے۔ وہ سادہ اور عام فہم ہونے کے علاوہ اس دور کی انتہائی اہم ضرورت ہے امید واثق ہے کہ اس نوجوان کی مساعی جیلہ سے امت مسلمہ میں پائے جانے والے خدشات اور اختلافات کے علاوہ مذہبی ناخواندگی میں خاطر خواہ کمی واقع ہوگی۔

اظہار خیال

ڈاکٹر محمد - سین خان لوہانی قادری
محمد مشتاق احمد قادری ایم اے علوم شرعیہ

اس دور پر فتن میں جبکہ امت مسلمہ کو موسیقی اور پاپ میوزک کے نام پر جذبہ عشق مصطفیٰ سے دور کیا جا رہا ہے۔ نوجوان نسل منشیات، فحاشی و عریانی اور دیگر اخلاقی زبوں حالی کا شکار ہو رہی ہے۔ ایسے میں کسی نوجوان کا صدائے حق بلند کرنا طوفان میں شمع جلانے سے کم نہیں۔ جناب حمید القادری صاحب نے اس مذہبی منافرت کے طوفان میں شمع حق کو روشن کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔
اس طوفانی دور میں تجربہ کار ملاح اگر ان کا ساتھ دیں تو بہت جلد اختلافات کے چھید کا شکار ہونے والی یہ کشتی ساحل مراد تک پہنچ سکتی ہے۔

نتیجہ فکر

مولانا محمد آصف علی اوسکی

مولانا عبد الحمید عابدی

ہم جس معاشرے میں رہ رہے ہیں اس میں تقریباً ہر آدمی رسمی دین کو اپنائے

ہوئے ہے خوش قسمتی کہ دین کے ساتھ ہمارا جذباتی اور تعلیمی لگاؤ باقی ہے مگر عملی تفسیر سے کتاب زندگی خالی ہے۔ ہمارے علمائے کرام نے فلسفیانہ موشگافیوں اور فرقہ وارانہ دلائل کی تلاش میں گردش لیل و نہار کی پرواہ نہ کی مگر دین کے علمی اور ہم آہنگ پہلوؤں سے عوام کو روشناس کروانے کی طرف خاطر خواہ جدوجہد سے گریز کیا نتیجہ جتنا "قرآن و سنت کی رسی کو تھامنے والی امت فرقہ وارانہ مسائل میں الجھ کر رہ گئی مسجد ہو یا مدرسہ، دفتر ہو یا فیکٹری، شادی ہو یا ماتم کدہ فرقہ وارانہ مذہبی بحث اپنے عروج تک پہنچتی ہے۔ اور بعض اوقات تو کفن دفن کے نام پر لوگ آپس میں دست و گریباں بھی ہو جاتے ہیں۔

ان حالات میں علمائے حق کی پیروی کرتے ہوئے ممتاز۔ کالر علامہ محمد حمید القادری صاحب نے پتھر سے چھپے ہوئے ایک ایسے ہیرے کو تراشا ہے جس کی روشن کرنیں مذہبی منافرت کے کھپ اندھیرے میں اگر اجلا نہیں تو منزل کے نشان ضرور دکھانے کی صلاحیت رکھے ہوئے ہیں امید کھل ہے کہ ان کے تراشے ہیرے کی کرنیں اپنی حدت سے معاشرے کو یقیناً "روشن کریں گی کہ خود انہیں تراشنے والا بھی تو طاہر ہے۔

دعا گو

ڈاکٹر علی رضا ملک

سابق ناظم A-YL ضلع گوجرانوالہ

پنجگانہ نماز فرض عین ہے اور نماز جنازہ فرض کفایہ اول الذکر میں سے ہر نماز کے لئے ایک وقت شرط ہے مگر نماز جنازہ کے لئے شرعاً کسی وقت کا تعین نہیں۔ فرض عین نماز سے متعلقہ مسائل شرح و بسط یا پھر ضرورت کے مطابق چھوٹی بڑی اردو زبان کی کتابوں میں مذکور ہیں مگر میت اور نماز جنازہ سے متعلقہ مسائل تفصیل کے ساتھ عام طور پر عربی و فارسی زبان میں لکھی جانے والی کتابوں میں مرقوم ہیں یا پھر اردو میں لکھی جانے والی ایسی بڑی کتابوں میں جن کو خرید کر پڑھنا ہر مسلمان کے بس کا روگ نہیں۔ زیر نظر کتابچہ فاضل مبلغ عزیز القدر جناب محمد حمید القادری

صاحب کی علمی کلوش اور محنت شاقہ کا ایسا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جس میں نماز جنازہ سے متعلقہ قریباً تمام مسائل کو بالترتیب آسن سے آسن تر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ بندہ ناچیز کو اس سے قبل اس ترتیب میں مختصر مگر جامع کوئی کتابچہ دیکھنے کا اتفاق نہیں ہو سکا۔ موت یقینی امر ہے جو کہ ہر جان کو آتی ہے کسی کو اس سے جائے فرار نہیں۔ اس سے متعلق ہر مسئلہ کو سمجھنا اور جانا بھی ہر مسلمان کے لئے ایک ضروری امر ہے۔ ان امور کو جاننے کے لئے یہ کتابچہ ایک ماہر معلم کی حیثیت رکھتا ہے۔ لہذا بندہ کی ہر مسلمان سے گزارش ہے کہ کوئی گھر اس کتابچہ سے خالی نہیں رہنا چاہئے۔

اللہ رب محمد ﷺ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے لطف و کرم سے جناب قادری صاحب کی اس مساعی جمیلہ کو قبول فرماتے ہوئے موصوف کی عمر، علم اور مزید جذبہ خدمت دین میں برکت فرمائے۔

اور ہم سب کو زندگی کا ہر لمحہ شریعت و سنت کے مطابق گزارنے کی توفیق ائینق مرحمت فرمائے۔ اور جب آخری وقت آئے تو خاتمہ بالخیر کی سعادت نصیب ہو۔

آمین بحرمة طہ و بسن

محمد رضا المصطفیٰ اعظمی القادری

ڈائریکٹر پاک سنی اکیڈمی پاکستان

زیر نظر کتابچہ بنیادی اسلامی افعال کی ادائیگی شریعت مطہرہ کے مطابق کرنے کے لئے ایک گھڑیلو راہنما کی حیثیت رکھتا ہے اس میں مولف نے جن جن امور کو عوام الناس تک پہنچانے کی کوشش کی ہے ان کا جانا ہر صاحب ایمان کے لئے از بس ضروری ہے جبکہ آج کے دور میں ہماری اکثریت بنیادی عقائد و مسائل سے واقف ہی نہیں ہے اور یہ بہت بڑی بد قسمتی ہے۔ اس مختصر سے کتابچے میں مولف نے جو کوشش کی ہے۔ اس کا اجر تو اللہ پاک انہیں عطا فرمائے گا مگر میں سمجھتا ہوں کہ نوجوان نسل کو بھی انہیں خراج عقیدت پیش کرنا چاہئے کہ ان کی آسنی اور پاکیزگی کے لئے انہوں نے ایک آسن تحریر ان تک پہنچانے کی سعی کی ہے۔ آج کل تو نئی نسل کو پاک و صاف رہنے کے معمولی سے تقاضوں کا سرے سے علم ہی نہیں ہے۔ اس دور میں

نہیں جانتے کہ نپاکی کے بعد پاکی کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ اور وہ بغیر جانے بوجھے اپنی عقل و دانش کو بروئے کار لاتے ہوئے پاک ہونے کی کوشش کرتے ہیں مگر شریعت کی رو سے وہ سو مرتبہ پاک ہو کر بھی نپاک ہی رہتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ یورپین سائل کو ہی صرف آخر سمجھ کر اسے ساری زندگی اپنانے کی تک و دو میں مصروف رہ کر وہ اپنی عاقبت کو غارت کر لیتے ہیں مولف نے یہ کوشش کر کے بہت لوگوں کا بھلا کیا ہے۔

اس کتابچے کو عام سکولوں کی لائبریریوں میں رکھنا چاہئے اور صاحبان ثروت حضرات کو جناب حمید صاحب کی اس حسین و جمیل کوشش کو خراج عقیدت اس طرح پیش کرنا چاہئے کہ وہ اس کی اشاعت کا وسیع تر انتظام کر کے اسے فی سبیل اللہ تقسیم کروائیں۔ منہاج القرآن علماء کونسل کے جملہ اکابرین اور راقم الحروف انہیں اس کوشش پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ پاک انہیں دنیا و آخرت میں کامیابیاں و کامرانیاں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فقط

صاحبزادہ علامہ عبدالرؤف قریشی صاحب
ناظم اعلیٰ پنجاب منہاج القرآن علماء کونسل

مولف علامہ محمد حمید القادری صاحب کی کتاب کو اچھی طرح پڑھا۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے قرآن و حدیث اور فقہ سے مستند اور مدلل دلائل بیان کئے ہیں۔ انشاء اللہ مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے یہ کتاب بہت مفید ثابت ہوگی۔ یہ کتاب

اعلیٰ جانبدار ہو کر لکھی گئی ہے۔ اس کتاب سے ہر مکتب فکر کو راہنمائی ملے گی۔ اس کتاب میں میت کے غسل، کفن اور دفن وغیرہ کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ راہ حق کے متلاشی لوگ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔

بلا خوف و تردد کہنا جا سکتا ہے۔ یہ کتاب ہر مسلمان کی بنیادی ضرورت ہے۔ اس جامع و مختصر کتاب سے کوئی گھر خالی نہیں ہونا چاہئے۔ خاص طور پر مسلمان بہنوں سے اپیل ہے کہ وہ اس کتاب کو پڑھیں۔ ضروری مسائل سیکھ کر اپنی عاقبت سنواریں۔ میری دعا ہے کہ مصنف اور مسلمانوں کے لئے یہ کتاب ذریعہ نجات بنے۔

حاجی محمد یونس قمر

صفحہ نمبر	نمبر شمار
۱۷ "	حرف آغاز 1
۱۸ "	تلقین میت 2
۱۹ "	مرنے والے کے سامنے سورہ - سین پڑھا کرو 3
۱۹ "	نودہ کی ممانعت 4
۱۹ "	نودہ کرنے اور سننے والی پر لعنت 5
۲۱ "	غسل میت 6
۲۱ "	میت کو غسل دینے کا طریقہ 7
۲۱ "	میت کو طاق بار غسل دیں 8
۲۲ "	کافور کا استعمال 9
۲۲ "	بیری کے پتوں کا استعمال 10
۲۲ "	عورت کے بالوں کی چوٹیاں کرنا 11
۲۳ "	ترتیب کے ساتھ غسل کے مسائل 12
۲۲ "	غسل کے متفرق مسائل 13
۲۶ "	کفن کا بیان 14
۲۶ "	میت کو اچھا کفن دو 15
۲۶ "	مرد کا کفن 16
۲۶ "	عورت کا کفن 17
۲۹ "	کفن بچھانے کا طریقہ 18
۳۶ "	جنازہ اٹھانے کا بیان 19
۳۶ "	جنازہ جلدی لے جاؤ 20
۳۶ "	جنازہ اٹھانے کا طریقہ 21
۳۷ "	بچے کا جنازہ ہاتھ پر اٹھانا 22
۳۷ "	جنازے کے پیچھے چلنا 23
۳۷ "	جنازے سے واپسی 24

صفحہ نمبر		
۳۸	نماز جنازہ پڑھنا نفل نماز سے افضل	25
۳۸	جنازے کے ساتھ جانے اور نماز پڑھنے کا اجر و ثواب	26
۴۰	نماز جنازہ سے قبل وضو کرنا	27
۴۰	نماز جنازہ پڑھانے کے لئے امام کہاں کھڑا ہو	28
۴۱	نماز جنازہ کون پڑھائے	29
۴۲	نماز جنازہ کی تکبیریں	30
۴۲	رفع یدین کے بغیر تکبیریں کہنا	31
۴۳	نگاہ مقام سجدہ پر رکھنا	32
۴۳	جنازہ کی نماز میں کوئی دعا معین نہیں ہے	33
۴۴	نیت نماز جنازہ	34
۴۴	جنازہ کی نماز کا طریقہ	35
۴۴	چار تکبیروں کی ادائیگی کا طریقہ	36
۴۶	دعائے مشہورہ	37
۴۶	تباہ لڑکے کی دعا	38
۴۶	بالغ لڑکی کی دعا	39
۴۷	امام کے پیچھے مقتدی بھی دعا پڑھے	40
۴۸	پیدائش کے بعد بچے کی نماز جنازہ	41
۴۸	دعا کی فضیلت	42
۴۹	حدیث پاک سے استدلال	43
۵۰	حضرت علیؑ کا اصرار	44
۵۰	صفوں کا توڑنا	45
۵۱	مسبق کے مسائل	46
۵۱	جنازہ کا ایک سے زائد ہونا	47
۵۲	مختلف جنس کے جنازہ کی ترتیب	48
۵۲	مسجد میں نماز جنازہ	49

۶۰"	قبر کھودنا (لحد، شق)	50
۵۳"	میت کو دفن کرنے کا بیان	51
۵۳"	قبر میں میت کو اتارنا	52
۵۴"	میت کو قبر میں اتارنے کی دعا	53
۵۴"	قبر کے اندر نیک صالح آدمی میت کو اتارے	54
۵۵"	میت کو قبر میں اتارنے والوں کی تعداد	55
۵۵"	دفن کے متفرق مسائل	56
۵۷"	قبر پر مٹی ڈالنا	57
۵۸"	قبر پر پانی چھڑکانا	58
۵۹"	ایک قبر میں دو یا تین میتوں کو دفن کرنا	59
۶۰"	قبر کے اوپر بیٹھنے پر عذاب	60
۶۱"	فضیلت تعزیت	61
۶۱"	تعزیت	62
۶۲"	طریقہ تعزیت	63
۶۲"	تعزیت کے الفاظ	64

حرف آغاز

عام طور پر موت سے قبل اکثر لوگ بیمار ہو جاتے ہیں بعض کئی سال بیمار رہتے ہیں بعض کئی ماہ بیمار اور بعض چند دن بیمار رہ کر وفات پا جاتے ہیں۔ اور بعض ہارٹ اٹیک، شریان کا پھٹ جانا، یا کسی حادثہ کی وجہ سے اس دنیا سے اچانک رخصت ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا جو مسلمان زندگی میں مشکلات پریشانیوں یا کسی بیماری میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان کے مصائب و الام برداشت کرنے کے صلہ میں اللہ تعالیٰ ان کی خطائیں، غلطیاں وغیرہ معاف فرمادیتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ تو خدا تعالیٰ اسے غم و الم، مشکلات و مصائب میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ تاکہ گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ (مسند احمد)

اس کے گناہ معاف کر کے اسے پاک و صاف کر کے وفات دی جاتی ہے تاکہ اس کی اگلی منزل آسان ہو جائے۔

مسلمان کو مصائب و الام سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ بلکہ ان سے عبرت و نصیحت حاصل کرنی چاہئے۔ یہ مسلمانوں پر اس لئے نازل ہوتے ہیں کہ مسلمان اپنے نفس کا محاسبہ کریں۔ اگر گنہگار ہیں تو اپنے گناہوں سے توبہ کریں آئندہ گناہوں سے بچنے کا پختہ ارادہ کریں۔ اگر نیکوکار ہیں تو ان کی آزمائش میں وہ ان مصائب و مشکلات، بیماری کو برداشت کر کے اللہ تعالیٰ کے ہاں سے اعلیٰ مقام حاصل کریں۔

تلقین میت

جب موت کا وقت قریب ہو تو اس وقت جو دعا پڑھی جاتی ہے۔ اسے بیان کیا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ جعفر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ مرنے والوں کو ان کلمات کی تلقین کیا کرو۔

”خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو
بروبلا اور بزرگ ہے جو عرش عظیم
کا پروردگار ہے۔ تمام تعریفیں اسی
کے لئے ہیں۔ جو تمام جہانوں کا
پالنے والا ہے۔“

لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم
سبحان اللہ رب العرش
العظیم الحمد لله رب
العلمین

یہ سن کر صحابہ کرام نے عرض کیا۔ ان کلمات کو تندرست آدمیوں کو سکھانا کیسا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ بہتر اہل بہتر یعنی اجود اجود (ابن ماجہ)

مرنے والے کے سامنے سورہ یسین پڑھا کرو

”حضرت معقل بن یسار بیان کرتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا۔ مرنے والوں کے سامنے سورہ
یسین پڑھا کرو۔“

وعن معقل بن یسار قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اقرءوا السورۃ یسین
علی موتناکم

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

جب کوئی مرنے کے قریب ہو۔ (یعنی وقت نزع) تو اس کو کلمہ شریف پڑھنے پر زیادہ مجبور نہ کیا کرے۔ ہو سکتا ہے وہ زیادہ تکلیف میں ہو۔ کلمہ شریف کا انکار ہی نہ کر دے۔ اگر مریض کلمہ شریف کا ذکر کرے تو ٹھیک ہے اگر نہ بھی کرے تو پاس بیٹھے ہوئے دھیمی آواز میں کلمہ شریف کا ذکر کریں۔ تاکہ مرنے والا خود ہی دل میں یا اونچی آواز میں کلمہ شریف کا ذکر شروع کر دے۔

نوح کی ممانعت

رونا پینا ماتم کرنا لاش پر چلا کر رونا عام طور پر عورتیں میت پر بلند آواز سے چلا چلا کر روتی ہیں۔ میت پر نوح کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

وعمن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من ضرب الخلود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية (بخاری شریف و مسلم شریف)

”حضرت عبدالله بن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رخساروں کو پیٹے گریبان کو پھاڑے اور ایام جاہلیت کی طرح پکار پکار کر روئے۔“

نوح کرنے اور سننے والی پر لعنت

عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم النائحة والمستمعة (رواه ابوداؤد)

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لعنت فرمائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نوح کرنے والے اور نوح سننے والی عورت پر۔“

مشکوٰۃ باب البكاء علی المیت (فصل دوم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت زینب کا انتقال ہوا تو عورتیں رونے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان رونے والی عورتوں کو اپنے چابک سے مارا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے ہاتھ سے ہنایا اور فرمایا عمر زری اختیار کرو۔ اس کے بعد آپ نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ دور رکھو اپنے آپ کو شیطان کی آواز سے (یعنی چلا چلا کر رونے سے) پھر آپ نے

فرمایا۔ جو کچھ کہو آنکھ سے (یعنی آنسو) اور جو کچھ کہو دل سے (یعنی غم) یہ خدا کی طرف سے ہے اور رحمت کا سبب ہے۔ اور جو کچھ ہاتھ اور زبان سے ہوا۔ (سر پینٹا، کپڑے پھاڑنا، بال کھسوٹنا اور چلانا، نوحہ کرنا، بین کر کے رونا یہ سب) شیطان کی طرف سے ہے۔

(احمد، مشکوٰۃ باب البكاء علی المیت فصل سوم)

نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے بلند آواز سے رونا جس کو ”بین“ کہتے ہیں بلاجماع حرام ہے۔ بلند آواز سے رونا، گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بل کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا، یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور حرام ہیں۔

(بہار شریعت، حصہ چہارم باب تعزیت کا بیان)

عورت کو خاص تاکید کی گئی ہے میت پر نوحہ حرام ہے۔ صرف آنسو بہا سکتی ہیں، غم دل میں رکھ سکتی ہیں، یہ مصیبت کھوت ہوتا ہے۔ بڑے دل جگرے کے ساتھ عورتوں کو اپنے جذبات پر قابو پانا چاہئے۔ کیونکہ نوحہ اللہ تعالیٰ اور حضور پاک ﷺ کو سخت ناپسند ہے۔ نوحہ کرنے والیوں پر لعنت تک فرمادی گئی ہے۔

جس جگہ عورتیں نوحہ کر رہی ہوں دوسری عورتیں ان کے ساتھ شامل نہ ہوں۔ بلکہ انہیں ایسا کرنے سے منع کریں، اگر وہ نہ مانیں تو پھر وہاں سے چلی جائیں جب نوحہ ختم ہو جائے تو پھر واپس آجائیں۔

غسل میت

میت کو غسل اس لئے دیا جاتا ہے تاکہ میت میل کچیل، غلاظتوں سے پاک صاف ہو جائے۔ دنیا کی میل کچیل دنیا میں رہ جائے۔ پاکیزہ ہو کر اگلے جہاں کی تیاری کرے۔ پھر اسلام میں بھی طہارت کو نصف ایمان کا درجہ حاصل ہے۔

میت کو غسل دینے کا طریقہ

دائیں طرف اور اعضائے وضو سے غسل شروع کریں۔

”حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ہمیں اپنی صاحبزادی (زینب) کو غسل دینے کا حکم دیا تو فرمایا دائیں طرف اور اعضاء وضو سے غسل دینا شروع کریں۔“

عن ام عطیة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث امرنا ان نغسل ابلنتہ قال لها ابد ان منها و مواضع الواضوء منها۔
(کتاب الجنائز۔ مسلم شریف)

میت کو طلق بار غسل دیں

”حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ انہیں (حضرت زینب) کو طلق غسل دو۔ تین بار یا پانچ بار یا سات بار۔“

ام عطیة قال اغسلنها وترا ثلاثا لو خمساً لو سبعا
(کتاب الجنائز مسلم شریف)

کافور کا استعمال

میت کو کافور لگانے سے خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر خوشبو لگانا سنت سے بھی ثابت ہے۔

”جب پانچویں بار غسل دینے لگو تو (پانی میں) کافور ملا لینا۔ (اگر کافور میسر نہ ہو تو کافور جیسی کوئی چیز رکھ دینا۔“

واجعلن فی الخامسة کافورا
لوشیا من کافور
(کتاب الجنائز مسلم شریف)

بیری کے پتوں کا استعمال

حضرت ام عطیہ رضی عنہا فرماتی ہے کہ ہم حضور پاک ﷺ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو غسل دے رہے تھے کہ حضور پاک ﷺ تشریف لائے فرمایا۔

”آپ ﷺ نے فرمایا اس کو تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ بار بیری کے پتوں اور پانی سے غسل دو اور آخری میں کچھ کافور رکھ دیں۔“

اغسلن ثلاثا لوخمسا او
اکثر من ذالک ان رايتن ذالک
بماء وسدر واجلعن فی
الاکخرة کافورا لوشیا من
کافور
(کتاب الجنائز مسلم شریف)

عورت کے بالوں کی چوٹیاں کرنا

”حضرت ام عطیہ نے کہا کہ ہم نے حضرت زینب کے بالوں کی تین مینڈھیاں (چوٹیاں) کر دیں۔ دو کپٹیوں کی طرف اور ایک پیشانی کے لئے۔“

قالت فظفرنا شعرها ثلاثة
اتلات قرینها ونا صینها۔

ترتیب کے ساتھ غسل کے مسائل

- 1 - میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے۔ بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب سے ساقط ہو گیا۔ (عالمگیری)
- 2 - مستحب یہ ہے کہ جہاں غسل دیں۔ پردہ کر لیں نہلانے والوں اور مددگاروں کے علاوہ دوسرا نہ دیکھے۔ نہلاتے وقت خواہ اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا جو آسان ہو وہ کریں۔ (عالمگیری)
- 3 - جب میت کو غسل دینا چاہیں تو اسے تختے پر لٹا دیں۔ تاکہ پانی ادھر ادھر بہ جائے۔ اور میت کی ہف سے گھٹنوں تک شرمگاہ پر کپڑا لٹکا دیں تاکہ واجب پردہ قائم رہے۔ صرف شرم گاہ کو ڈھانپ دینا کافی ہے یہی صحیح ہے کیونکہ اس سے غسل میں آسانی رہتی ہے۔
- 4 - نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر استنجا کرائے پھر نماز کی طرح کا وضو کرائے۔ کیونکہ وضو غسل میں سنت ہے۔ حدیث پاک سے ثابت ہے تاکہ میں پانی ڈالنے کے لئے کپڑا یا روئی کی پھریری بھگو کر دانٹوں، مسوڑوں، ہونٹوں، ناک کے نتھنوں پر پھیر دیں۔ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں، پھر پاؤں دھوئیں۔
- 5 - حدیث پاک کی رو سے دائیں طرف سے نہلانا شروع کریں۔ پانی میں بیری کے پتے یا اشنان ڈال لینگے ابلا جائے تاکہ خوب اچھی طرح صفائی ہو سکے۔ بعض مقالات پر بیری کے پتے آسانی سے دستیاب نہیں ہوتے۔ اس وقت پانی میں ڈیڑھل سوپ یا جراثیم کش خوشبو دار صابن یا صرف ابلا ہوا پانی ہی کافی ہے۔ کیونکہ اصل مقصد صفائی ہے جو ان سے بھی ہو جاتی ہے۔
- 6 - میت کے سر اور داڑھی کو گل عظمیٰ کے پانی سے دھویا جائے۔ تاکہ خوب صاف ہو جائے۔ پھر میت کو بائیں پہلو پر لٹا کر پانی اور بیری کے پتوں سے دھویا جائے۔ حتیٰ کہ پانی جسم کے اس حصے تک پہنچ جائے۔ جو تختے سے متصل یعنی ملا ہوا ہے میت پر دائیں طرف سے پھر بائیں طرف سے پانی بہایا جائے۔ دائیں

طرف سے پانی بہانا سنت رسول ﷺ ہے۔

7 - ایک مرتبہ پورے جسم پر پانی بہانا فرض ہے۔ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ میت پر پانی بہایا جائے یہ سنت ہے۔

8 - پھر میت کو سہارا دے کر بٹھا دیا جائے۔ نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں۔ اگر شرم گاہ سے کچھ گندگی نکلے تو دھو ڈالیں۔ وضو اور غسل کا اعلاہ نہ کریں۔ کیونکہ غسل کا واجب ہونا ہمیں نص سے معلوم ہوا۔ اور وہ ایک بار دیا جا چکا ہے۔ پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کلنور کا پانی بہائیں پھر اس کے بعد بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ سے پونچھ دیا جائے۔ تاکہ میت کا کفن گیلا نہ ہو جائے۔ اس کے بعد میت کو کفن پہنایا جائے۔

9 - میت کے سر اور داڑھی پر حنوط (خوشبودار مرکب) سجدے والے اعضاء (یعنی ماتھے، ہاتھ، گھٹنے اور قدم) پر نہلانے کے بعد کلنور لگایا جائے۔ میت کے ناخن تراشے نہ جائیں اور کسی قسم کے بل نہ کاٹے جائیں۔
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

علام تنصون مینم ولان ہذہ
الاشیاء للذینہ وقد استغنی
المیت عنہا۔
”تم مردے کو کنگھی کس لئے
کرتے ہو؟ یہ زیب و زینت کے
کام ہیں۔ میت کو ان کی حاجت
نہیں ہے۔“

زندہ آدمی کے ناخن تراشنا، بل کاٹنا، میل پچیل کی صفائی کے لئے ہوتا ہے۔
میت کو اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔
10 - اگر مسلمان بغیر ختنہ فوت ہو جائے تو موت کے بعد اس کا ختنہ نہیں کیا
جائے گا۔ (عالمگیری۔ ہدایہ اولین)

غسل کے متفرق مسائل

1 - نہلانے والا معتد شخص ہوں۔ جو پوری طرح غسل دے۔ جو اچھی بات دیکھے
(مثلاً چہرہ چمک اٹھا) میت کے بدن سے خوشبو آئی) تو اسے لوگوں کے سامنے

بیان کرے۔ اور اگر کوئی بری بات دیکھے (مثلاً) چہرے کا رنگ سیاہ ہو گیا یا بدبو آئی یا صورت یا اعضا میں تغیر آیا) تو اسے لوگوں کے سامنے ہرگز بیان نہ کرے۔ کیونکہ حدیث پاک میں ذکر ہوا ہے۔ کہ اپنے مردوں کی خوبیاں ذکر کرو، اور ان کی برائیوں سے باز رہو۔ (بہار شریعت)

2 - اگر کوئی بد مذہب مرا اس کا رنگ سیاہ ہو گیا۔ یا کوئی بری بات ظاہر ہوئی تو اس کو ضرور بیان کرنا چاہئے۔ تاکہ اس سے لوگوں کو عبرت و نصیحت حاصل ہو۔ (عالمگیری)

3 - (الف) نملانے والے کے پاس خوشبو سلگانا مستحب ہے۔ تاکہ اگر میت کے بدن سے بو آئے تو نملانے والے کو پتہ نہ چلے۔

(ب) بعض اوقات میت کا زخم پھٹ جاتا ہے۔ دوائیاں ناک کے راستے سے باہر نکل آتی ہیں۔

(ج) میت نے کھانا کھلایا ہو۔ پاخانہ خارج ہونے سے بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ خوشبو سلگانے سے بدبو محسوس نہیں ہوگی۔

الہدایہ میں لکھا ہے کہ میت کے چاروں پائیوں کے گرد خوشبو دار دھونی دی جائے تاکہ بدبو محسوس نہ ہو۔

4 - مرد کو مرد نملانے اور عورت کو عورت نملانے اگر میت چھوٹا بچہ ہو، تو اسے عورت بھی نملانے سے منع ہے۔ مگر مرد کا نملانا بہتر ہے۔ اسی طرح اگر میت چھوٹی بچی ہو تو اسے مرد بھی نملانے سے منع ہے۔ مگر عورت کا نملانا بہتر ہے۔

5 - عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔ لیکن میت عورت کی ہو تو اسے مرد (شوہر) نہ نملانے سے منع ہے۔ مگر چہرہ وغیرہ دیکھ سکتا ہے۔ (در مختار)

6 - میت کا بدن اگر ایسا ہو تو میت کو ہاتھ لگانے سے کھل ادھڑے گی۔ تو ہاتھ نہ لگائیں صرف پانی بہادیں۔ (عالمگیری)

7 - نملانے کے بعد اگر ناک، کلن، منہ اور دیگر سوراخوں میں روئی رکھ دیں تو حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ روئی نہ رکھیں۔ (عالمگیری)

8 - اگر ناک، کلن، منہ سے دوائی یا خون وغیرہ نکلتا ہو تو پھر روئی رکھنا ضروری ہے ورنہ نہ رکھیں۔ (بہار شریعت)

کفن کا بیان

میت کو اچھا کفن دو

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔

”نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص بھائی کو کفن دے۔ تو اچھا دے۔“

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کفن احدکم اخاه فلیحسن کفنه
(کتاب الجنائز مسلم شریف)

مرد کا کفن

مرد کا کفن تین کپڑے ہیں۔

”حضرت عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سحول کی بنی ہوئی تین سوٹی چادر میں کفن دیا گیا۔“

عن عائشة قالت کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلاثہ اثواب بیض سحولیة من کرسف۔
(مسلم شریف)

بخاری شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کہ آنحضرت ﷺ ایک مرد کو کفن میں دو کپڑے پہنانے کا حکم دیا۔ لہذا دو کپڑے اور تین کپڑے دونوں حدیث مبارکہ سے ثابت ہیں۔ تین کپڑے چونکہ حضور پاک ﷺ کا لباس ہے اس لئے تین کپڑے مرد کو پہنانا بہتر ہے۔

عورت کا کفن

عورت کا کفن پانچ کپڑے ہیں۔

لیلی بن قائف بیان کرتی ہیں کہ میں بھی ان عورتوں میں تھی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم کو غسل دیا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں چادر (تمہ بند) پھر قمیص پھر روپہ پھر سینہ بند پھر ایک کپڑا جن میں انہیں پیٹ دیا گیا۔ یعنی لفافہ انہیں پہنانے کا حکم دیا۔

1- کفن بنانے کا طریقہ : کپڑا کی مقدار 18 تا 20 میٹر ہوگی۔

مرد کا کفن

مرد کے کفن کے تین کپڑے ہیں۔

(1) لفافہ (2) چادر (3) قمیض

لفافہ : وسیع و عریض چادر جس کی لمبائی 2.5 میٹر ہوگی۔ چوڑائی تقریباً 2.5 + 2.5 میٹر کی دو چادریں ملا کر درمیان میں سلائی لگائیں لمبائی اڑھائی میٹر ہی رہے گی لیکن چوڑائی (درمیان میں سلائی کی وجہ سے) تقریباً دو میٹر ہو جائے گی۔ یا لفافہ کی مقدار میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔

چادر : (ازار)

لمبائی چوٹی یعنی سر کے بالوں سے قدم تک یعنی لمبائی تقریباً 2.5 گز یا میٹر ہوگی۔ چوڑائی 2 میٹر کی دو چادریں درمیان سے جوڑ لیں تو چوڑائی تقریباً 2 میٹر یا 2 گز میٹر ہو جائے گی۔

قمیض : (کفنی) لمبائی تقریباً پونے دو میٹر یا 2 میٹر، چوڑائی ایک میٹر۔ دو برابر حصے کر کے درمیان میں چاک کھول کر گلے میں ڈال دیتے ہیں۔ قمیض میت کے گھٹنوں تک آگے اور پیچھے برابر ہوگی۔

نوٹ : کپڑے کی لمبائی میت کے قد کے حساب بغیر نپ کے بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

بے چوڑائی : کپڑے کی چوڑائی ایک میٹر نہیں ہوتی لٹھا کی جتنی بھی چوڑائی ایک گز یا کم ہو صحیح ہے۔ وہ لے لیں۔

2- مرد کے زائد کپڑے

(1) غسل چادر (2) تولیہ (3) تھیلیاں دو عدد

غسل کی چادر : لمبائی ایک میٹر، مردے پر ڈال کر نہلایا جاتا ہے پھر غسل چادر

صدقہ کر دی جاتی ہے۔

تولیہ چادر : لمبائی ایک میٹر۔ اس چادر سے میت کو نہلا کر خشک کرتے ہیں۔ یہ چادر بھی صدقہ کر دیں۔

تھیلیاں : دو عدد تھیلیاں۔ ایک میٹر کپڑے کی دو تھیلیاں بنائیں۔ نہلانے والا اپنے ہاتھوں پر دستانہ نمادو تھیلیاں باندھ کر میت کو نہلائے گا۔

3- مرد کا کفن بچھانے کا طریقہ

- 1- سب سے پہلے تین عدد بند ایک قدموں سے آگے ایک کمر میں اور ایک سر سے تھوڑا پیچھے رکھیں تاکہ کفن کو باندھا جاسکے۔
 - 2- بند کے اوپر وسیع و عریض چادر یعنی لفافہ بچھائیں۔
 - 3- پھر اس کے اوپر ازار بچھائیں۔
 - 4- اس کے بعد قمیض کے نیچے والا حصہ بچھائیں اوپر والا حصہ ایک طرف کر دیں جب میت کو چارپائی پر ان کپڑوں کے اوپر لٹائیں قمیض کا جو حصہ ایک طرف کیا تھا میت کے گلے میں ڈال کر جسم کے اوپر گھٹنوں تک بچھائیں۔
 - 5- نیچے والے تمام کپڑے میت کے جسم پر لپیٹ دیں۔
- ایک بند کمر کے درمیان ایک سر سے کچھ اوپر اور ایک پاؤں سے کچھ نیچے باندھ دیں۔

4- عورت کے کفن کے پانچ کپڑے یوں ہوں گے

(1) چادر (2) ازار (3) قمیض (4) سینہ بند (5) پاجامہ

- 1- سینہ بند : لمبائی ایک میٹر ہوگی چوڑائی تقریباً ایک گز۔ چھاتی سے ناف تک۔ بہتر یہ ہے گھٹنوں تک ہو۔
- 2- چادر، ازار اور قمیض کی لمبائی اور چوڑائی، بناوٹ جو مرد کے لئے ہے وہی عورت کے لئے بھی ہوگی۔

پاجامہ : لبائی ایک میٹر ہو گی۔ مکمل پاجامہ بنائیں۔ میت کے قد یعنی ٹانگوں کے برابر پاجامہ بنائیں۔

زائد کپڑا

5- دوپٹہ : لبائی آدھ میٹر
عورت کے سر کے بل دو حصے کر کے اس کو (دوپٹہ) میں لپیٹ کر دائیں بائیں
جانب سینے پر رکھے جاتے ہیں۔

6- عورت کا کفن بچھانے کا طریقہ

عورت کا کفن بچھانے کا طریقہ مردوں کے کفن بچھانے کی طرح ہے۔

- 1 سب سے پہلے تین عدد بند رکھیں۔
- 2 بند کے اوپر وسیع عریض چادر بچھائیں۔
- 3 اس کے اوپر ازار بچھائیں۔
- 4 اس کے بعد قمیض بچھائیں۔
- 4 میت کو چارپائی پر رکھ کر سینہ بند سے چھاتی اور پیٹ کو ڈھانپ دیں۔
- پاجامہ نھلانے کے فوراً بعد پننائیں یا چارپائی پر لٹا کر قمیض کے ساتھ پاجامہ
پننائیں۔

5 پھر قمیض کا باقی حصہ اوپر پننائیں۔ جو گھٹنوں تک آگے چھپے برابر ہو گا۔

6 اس کے بعد سر پر دوپٹہ باندھ دیں۔

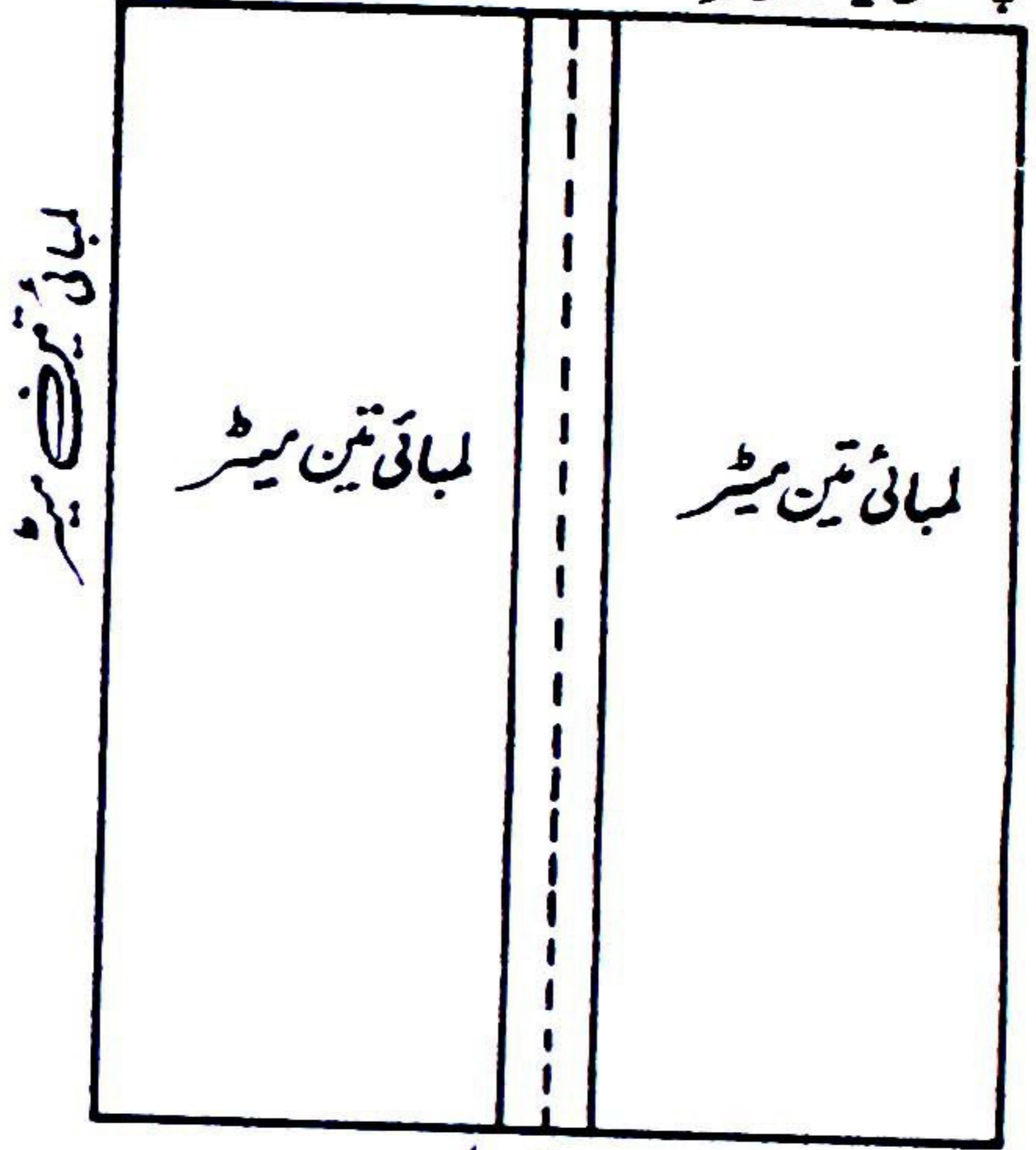
نیچے والے تمام کپڑے میت کے جسم پر لپیٹ دیں۔ بند باندھ دیں۔

نوٹ : اگر میت 10 سال سے زائد ہو تو اس کا یہی کفن ہے۔ 10 سال سے کم
میت کو صرف دو چادروں میں لپیٹ دیا جائے۔

چوڑائی سے دو میٹر

چوڑائی ایک میٹر

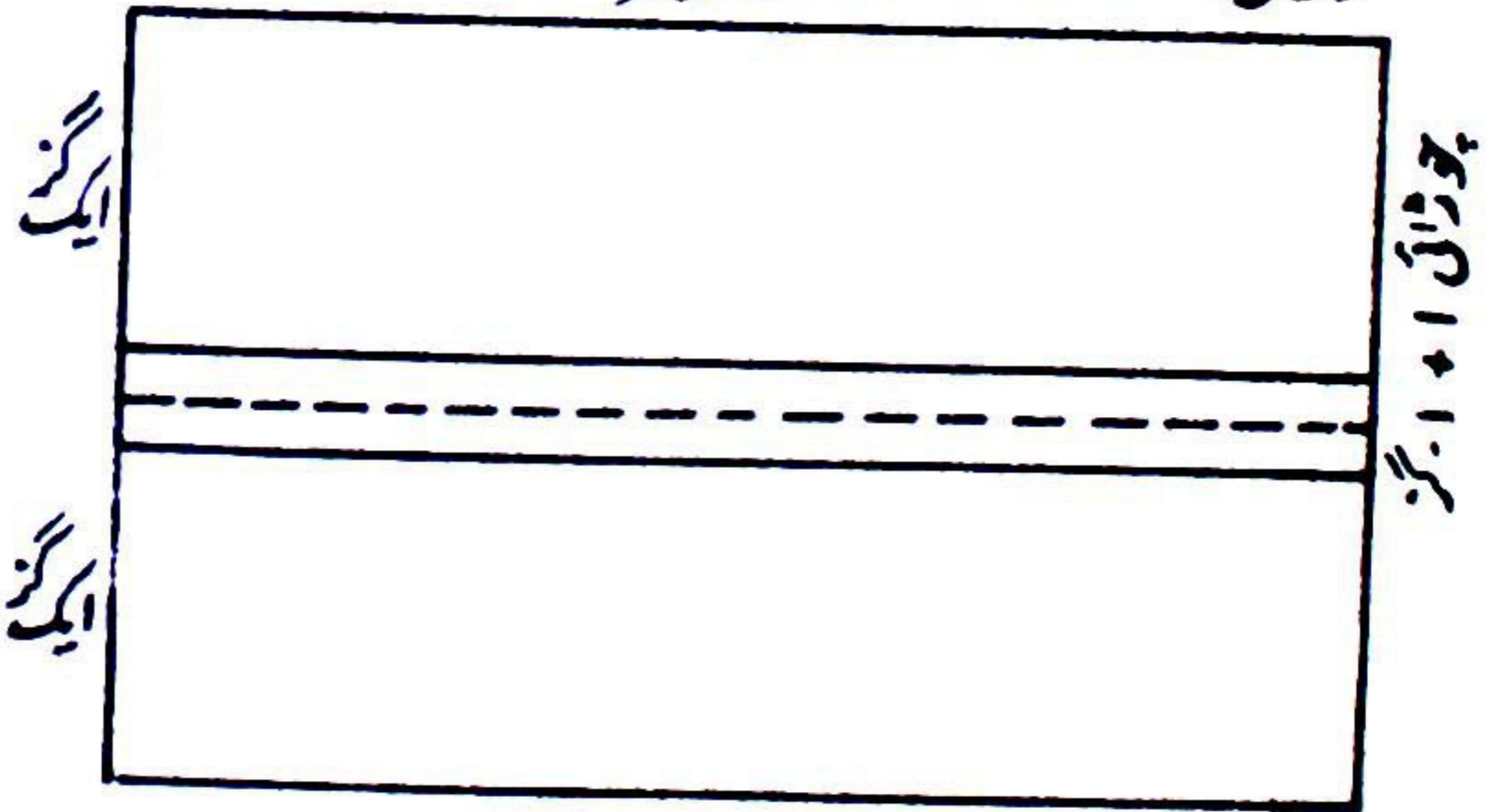
چوڑائی ایک میٹر

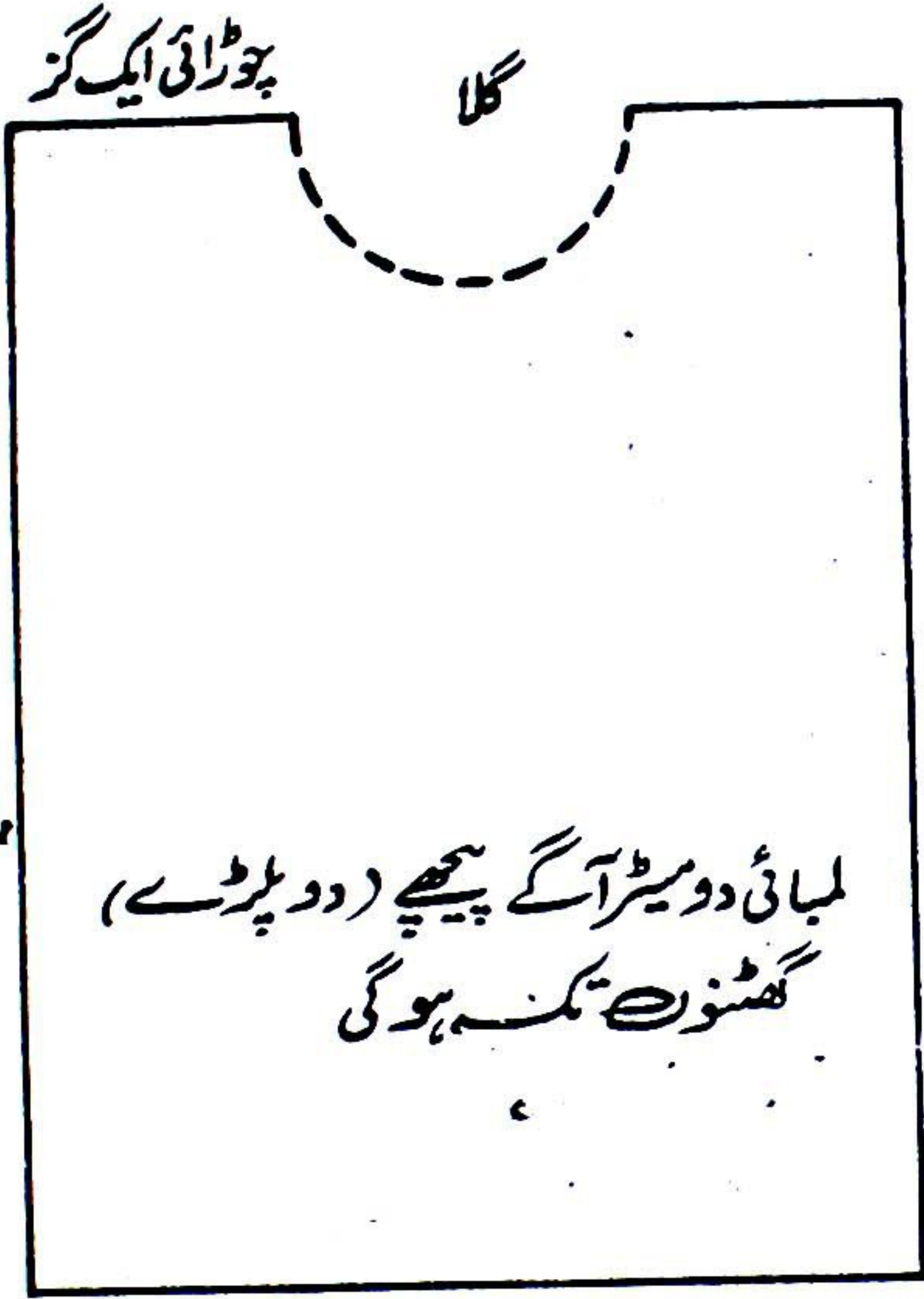


درمیان سے سی لیں

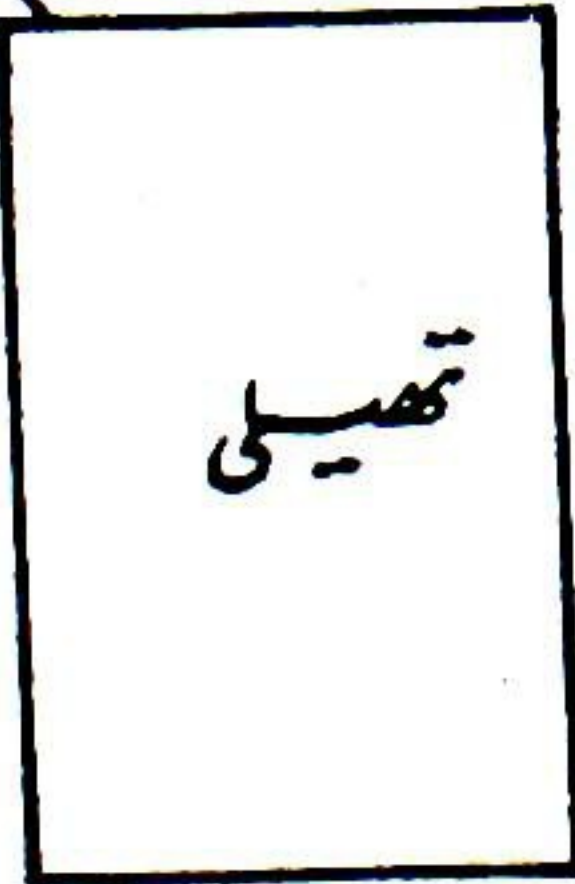
چادر اس طرح
ہوگی۔

ڈھائی میٹر

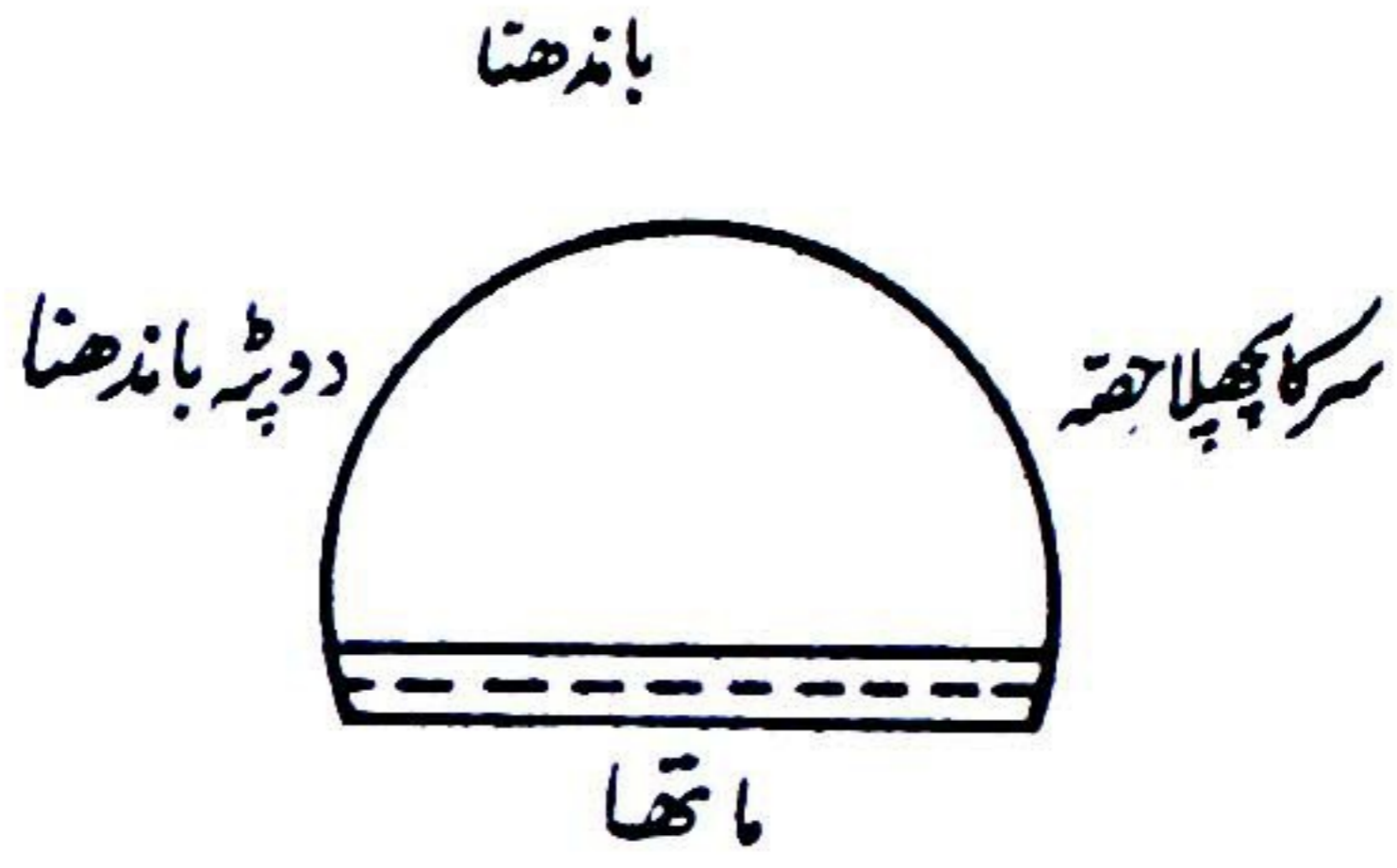




پانچ
پلڑے
کے لیے کپڑے
کی بنی ہوئی سی
باند پر باندھ لیں



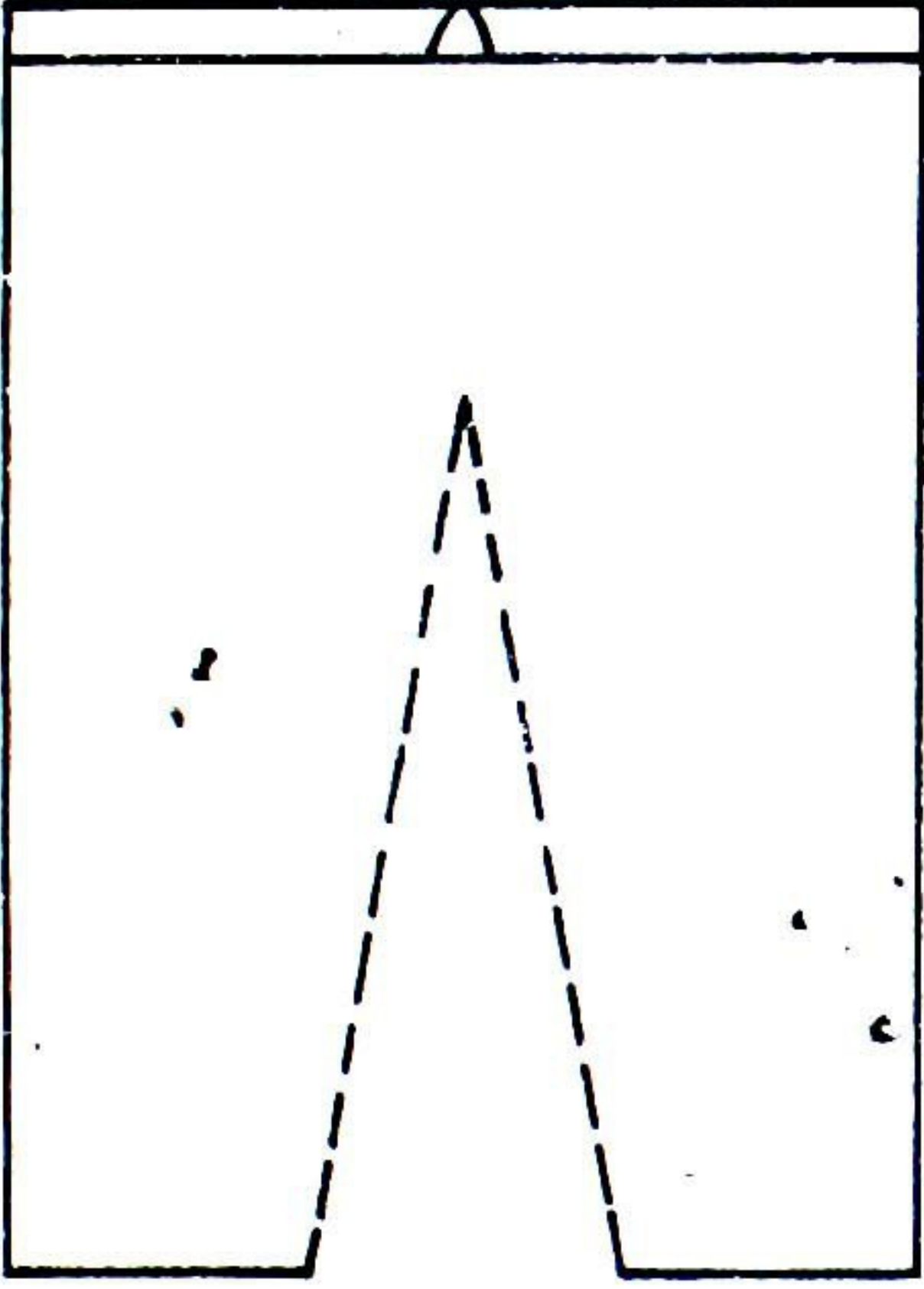
اسی طرح کی
دو تھیلیاں
ہوں گی۔



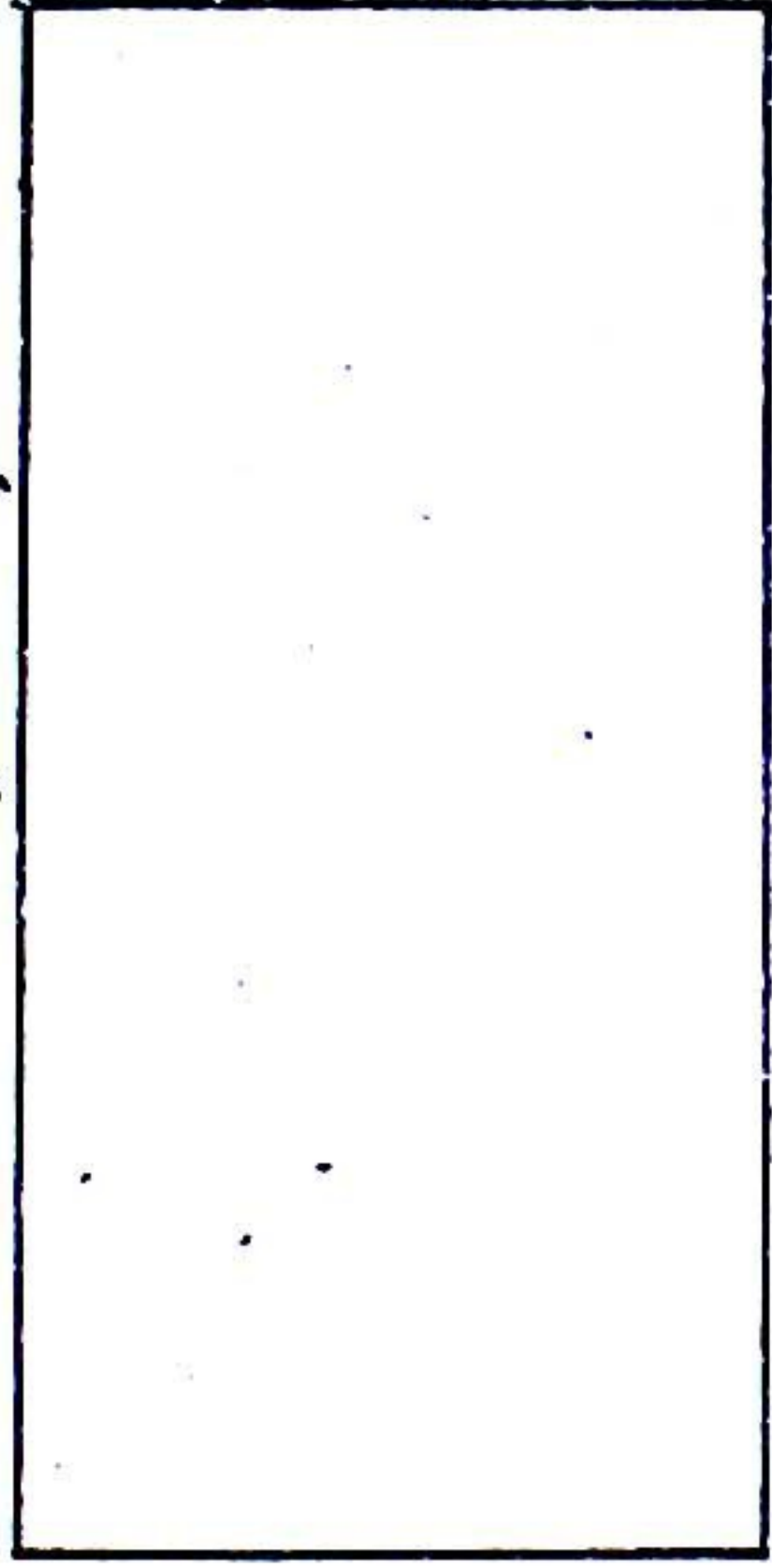
کپڑے کا نالہ بنالیں نالہ ڈالیں

سینہ بند - چوڑائی ایک گز

لباقتے دو میٹر

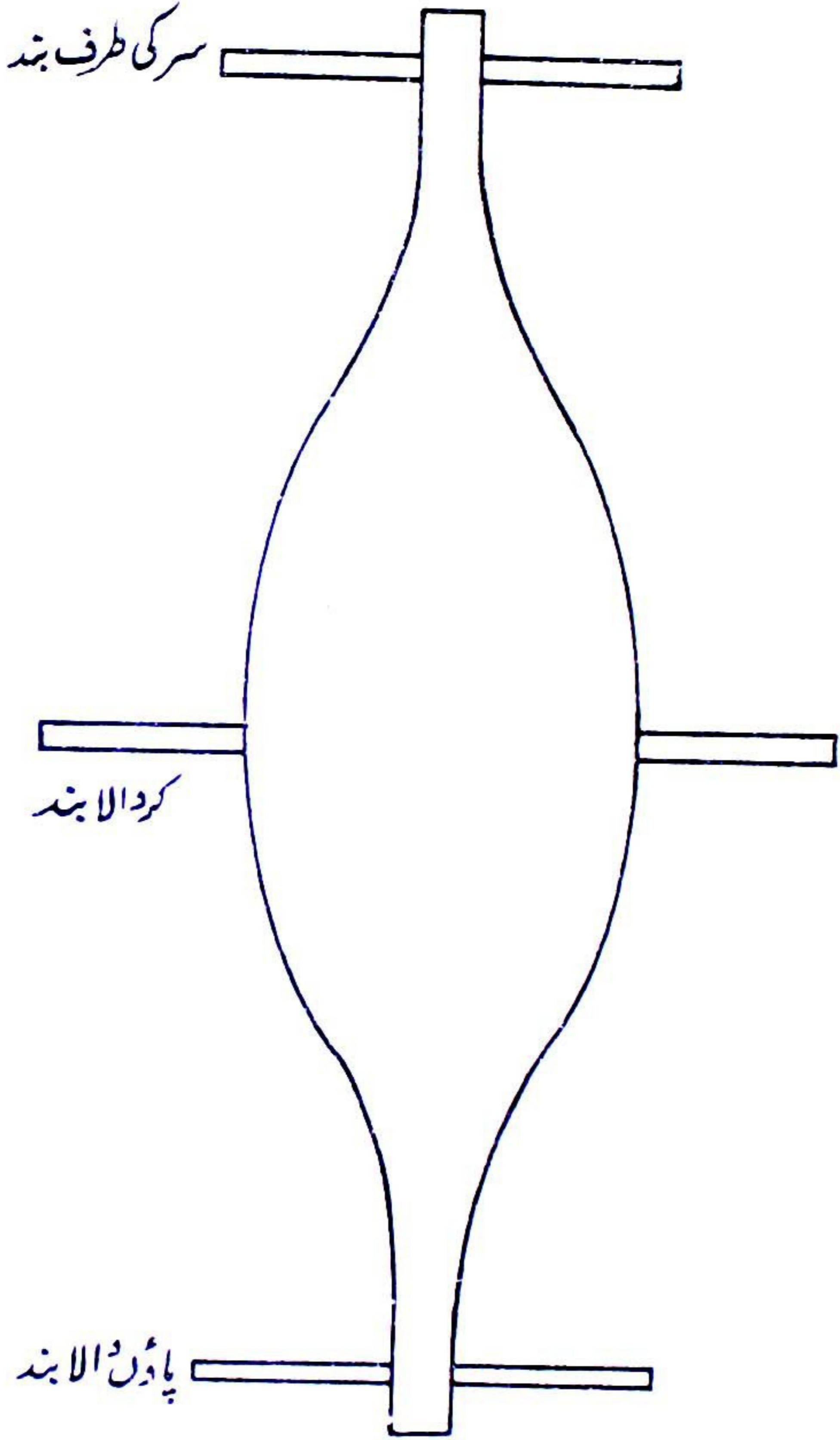


لباقتے ایک میٹر



پائینچہ نیچے سے سلائی نہ کریں

میّت کو بند اس طرح باندھیں گے



جنازہ اٹھانے کا بیان

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جنازہ جلدی لے جاؤ۔ اگر وہ نیک ہے تو تم اسے اچھائی کی طرف لے جا رہے ہو۔ اگر وہ بد ہے تو تم اپنی گردنوں پر اسے برائی کو جلد اتار پھینکو گے۔“

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسر عوایا لجنازۃ فان تک صالحۃ فخیبر تقدمو نہا الیہ وان تک غیر ذلک فشر نضعونہ عن رقابکم (کتاب الجنائز مسلم شریف جلد اول)

جنازہ اٹھانے کا طریقہ

- 1 - سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں ایک ایک پایہ ایک ایک شخص اٹھائے۔ اگر جگہ تنگ ہو تو دو شخص بھی جنازہ اٹھا سکتے ہیں۔ (عالمگیر بہار شریعت)
- 2 - جنازہ لے چلنے میں چار پائی کو ہاتھ سے پکڑ کر کندھے پر رکھیں۔ (مل و اسباب اور پانڈیوں کی طرح) گردن یا پیٹھ پر لادنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، درمختار بہار شریعت)

کندھے پر جنازہ رکھنے کا طریقہ

- 3 - کندھے پر جنازہ یوں رکھیں، سرھانہ آگے کی طرف ہو۔ سرھانے کا داہنا پائیہ اپنے داہنے شانے یا کندھے پر رکھیں۔ پھر پائینتی کا داہنا پائیہ۔ سرھانے کا بائیں پھر پائینتی کا بائیں کندھے یا شانے پر رکھیں۔ (یا چاروں پائے چار آدمی پکڑیں پہلے سرھانے کا داہنا پائیہ پائینتی کا داہنا پائیہ، پھر

سرہانے کا بایاں پائیدہ پھر بائیں کا بایاں پائیدہ اپنے کندھے پر رکھیں۔ یعنی ہر طرف دائیں پائیدہ کو (فضیلت حاصل ہے) (فتویٰ رضویہ)

بچے کا جنازہ ہاتھ پر اٹھانا

4 - چھوٹا بچہ شیر خوار یا ابھی دودھ چھوڑا ہے۔ یا اس سے کچھ بڑا ہے۔ اسے ایک شخص ہاتھ پر اٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں۔ دوسرے لوگوں کا فرض ہے۔ کہ راستے میں باری باری اٹھاتے جائیں۔ تاکہ پہلے اٹھانے والا تھک نہ جائے۔ (عالمگیری۔ فتویٰ رضویہ)

5 - میت (یا تابوت) کو لے کر دس قدم چلنا (کڑھا دینا) چاروں جانب میت کو اٹھا کر دس دس قدم چلنا کل چالیس قدم چاروں طرف چلنا مستحب ہے۔ (فتویٰ رضویہ)

جنازے کے پیچھے چلنا

6 - جنازے کے ساتھ جانے والوں کے لئے افضل یہ ہے کہ جنازہ کے پیچھے پیچھے چلیں۔ دائیں یا بائیں طرف نہ چلیں۔ اور نہ ہی کوئی جنازہ کے آگے آگے چلے۔

اگر کوئی جنازہ کے آگے چلے تو اسے چاہئے کہ میت سے اتنی دور رہے۔ کہ ساتھیوں میں شمار نہ کیا جائے۔ یعنی میت سے آگے بہت دور علیحدہ رہیں۔ جنازہ لے کر اتنی تیزی سے چلیں کہ میت کو جھٹکے نہ لگیں۔ (عالمگیری)

جنازہ سے واپسی

7 - جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو اسے بغیر نماز جنازہ پڑھے واپس نہیں آنا چاہئے۔ نماز پڑھنے کے بعد میت کے اولیاء (گھر والوں) سے اجازت لے کر واپس ہو سکتا ہے۔ دفن کے بعد گھر والوں سے اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ (عالمگیری)

8 - جنازہ جب تک زمین پر رکھا نہ جائے بیٹھنا مکروہ ہے اگر جنازہ رکھنے سے پہلے

کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہوں تو جنازہ زمین پر رکھنے سے پہلے بیٹھے ہوئے افراد کھڑے نہ ہوں۔ (عالمگیری)

نماز جنازہ پڑھنا نفل نماز سے افضل

- 9 - میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار کی ہو۔ یا کوئی نیک شخص ہوں تو اس کے جنازے کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (عالمگیری)
- 10 - جنازے کے ساتھ جنازے والے راستے میں گفتگو نہ کریں۔ بہتر یہ ہے کہ بلند آواز سے کلمہ شہادت (دوسرا کلمہ شریف) پڑھتے رہیں۔ جو کلمہ شہادت نہ پڑھیں وہ خاموش رہیں۔

جنازے کے ساتھ جانے اور نماز جنازہ پڑھنے کا اجر و ثواب

- 1 - جنازہ کندھے پر اٹھا کر دس چلیں پھر دوسرا پائیہ اٹھا کر دس قدم چلیں۔ پھر تیسرا اور پھر چوتھا پائیہ اٹھا کر دس قدم چلیں۔ یہ ایک دور ہے جو چالیس قدموں پر ختم ہوتا ہے۔ یہ دور مکمل کرنے پر چالیس کبیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ یا معاف ہونے کی بشارت ہے۔

کندھا دینے والا اپنی طاقت و حالت کے مطابق جتنے دور یا پھیرے چکر ممکن ہو پورے کرے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم)

- 2 - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

من صلی علی جنازة فله قیراط ومن اتبعها ما حتی توضع فی القبر فقیراطان قال قلت یا ابا ہریرہ وما القیراط قال مثل احد (مسلم شریف جلد اول)

”جس شخص نے نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے ایک قیراط (اجر) ہے۔ اور جو جنازہ کے ساتھ گیا۔ حتیٰ کہ جنازہ کو قبر میں اتار دیا گیا (یعنی کفن و دفن تک رہا) اس کے لئے دو قیراط (اجر) ہے۔ راوی کہتے ہیں

میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے پوچھا قیراط کتنا ہے؟ انہوں نے

بتایا احد پہاڑ کے برابر۔“

جنازہ کے ساتھ جانا نماز جنازہ پڑھنا، دفن تک ساتھ رہنے سے احد کے پہاڑ کے برابر نیکیاں جمع ہو جاتی ہیں یہ تبھی ممکن ہے جب نیت اخلاص سے جنازہ کے ساتھ جائیں۔

آج کل عام رواج ہے کہ کچھ لوگ راستہ بدل کر میت سے الگ رہ کر جنازہ گاہ پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جنازہ کو کندھا نہیں دے سکتے۔ وہ سارے جنازہ کے ساتھ چلنا۔ اور کندھا دینے کے ثواب (یعنی ایک قیراط کے برابر نیکیاں) سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ان احباب کے لئے عرض ہے۔ جب گھر سے یا کام چھوڑ کر جنازہ میں شریک ہو ہی گئے ہیں۔ اب نماز جنازہ یا دفن تک تو ساتھ رہنا ہی ہے۔ پھر راستہ بدل کر جنازہ سے علیحدہ رہ کر جنازہ گاہ پہنچنے کا کیا فائدہ جبکہ اتنا وقت ہی ان کا لگے گا جتنا جنازہ کے ساتھ جانے والوں کا لگتا ہے۔ پھر نماز بھی سب سے اکٹھا ہی پڑھنا ہوتی ہے۔ لاعلمی کی وجہ سے جنازہ گاہ میں جنازہ سے الگ پہنچنے کا کیا فائدہ۔ نماز جنازہ پڑھی اور ثواب سے بھی محروم رہے۔ انہیں چاہئے۔ جنازہ کے ساتھ چلیں۔ جنازہ کو کندھا دیں۔

ترمذی شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جنازہ میں شرکت کی۔ اور تین مرتبہ جنازہ کو کندھا دیا۔ اس نے اپنا حق ادا کر دیا (یعنی اس نے قیراط (احد پہاڑ) کے برابر ثواب حاصل کر لیا۔ (ترمذی شریف)

نماز جنازہ سے قبل وضو کرنا

جس طرح عام فرض نمازوں سے پہلے وضو کیا جاتا ہے اسی طرح نماز جنازہ سے پہلے بھی وضو کیا جائے گا۔ نماز سے پہلے وضو کی اہمیت بیان کی جاتی ہے۔
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

لاصلوة لمن لا وضوء له
”اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے وضو نہیں کیا۔“
(دارمی)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے وضو کرے۔ پس انتہا کو پہنچائے یا فرمایا پورا کرے۔ وضو (اچھی طرح) پھر کے (یا پڑھے) اشہدا ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له واشہدا ان محمد عبده ورسوله تو اس کے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ کہ جن (دروازے) سے چاہے داخل ہو۔ (مسلم شریف)
جنازہ گاہ پہنچ کر میت کو محراب میں رکھ دیا جائے۔ لوگ جلد وضو کر کے نماز کے لئے جمع ہو جائیں۔ مقتدی، طلاق اعداد یعنی تین، پانچ، سات، نو..... جتنی طلاق لائیں بن سکیں بنا لیں۔

نماز جنازہ پڑھنے کے لئے

امام کہاں کھڑا ہو

حضرت ابو غالب بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ میت کے سر کے بالقابل یا سامنے کھڑے ہوئے۔

پھر ایک عورت کا جنازہ آگیا۔ لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا ”اے ابو حمزہ اس عورت کی نماز جنازہ پڑھا دیں۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس (عورت) کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنازے کے کوٹھے کے قریب میں کھڑے ہوئے۔ علاء بن زیاد نے پوچھا کیا آپ نے دیکھا ہے کہ رسول ﷺ نے عورت کی نماز جنازہ پڑھائی تو کیا آپ وہاں کھڑے ہوئے تھے جہاں آپ کھڑے ہوئے ہیں۔ اور مرد کی نماز جنازہ پڑھائی تو کیا تب بھی وہاں کھڑے ہوئے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”ہاں“ (جس طرح میں کھڑا ہوا ہوں اسی طرح آپ بھی کھڑے ہوئے تھے۔) (ترمذی شریف ص 68 مکتبہ نور محمد کارکنہ تجارت کراچی۔ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول باب المشی بالجنازہ والصلوة علیہما فصل دوم)

نوٹ: امام ترمذی نے اس حدیث کو ”حسن“ قرار دیا ہے۔ اور فرمایا یہ حدیث متعدد اسانید سے مروی ہے۔

حضرت علامہ ابوالحسن مرغینانی لکھتے ہیں۔ کہ

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت یہ ہے کہ اگر مرد کا جنازہ ہو تو امام میت کے سر کے بالمقابل کھڑا ہو۔ اور اگر عورت کا جنازہ ہو تو امام میت کے وسط میں کھڑا ہو کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مرد اور عورت کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ علامہ ابوالحسن علی بن ابوبکر مرغینانی۔ ہدایہ مع فتح القدر جلد 2 ص 89 مکتبہ نوریہ (رضویہ) بحوالہ شرح مسلم شریف

خلاصہ: اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ اگر مرد کا جنازہ ہو تو امام میت کے سر کے بالمقابل کھڑا ہو۔

اور اگر عورت کا جنازہ ہو تو امام میت کے درمیان میں کھڑا ہو۔

نوٹ: اگر نابالغ لڑکے کا جنازہ ہو تو پھر بھی امام میت کے سر کے بالمقابل کھڑا ہو گا۔ اور اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو امام میت کے وسط میں کھڑا ہو گا۔ یہی موقف صاحب ہدایہ نے ”الہدایہ“ میں اختیار کیا ہے۔

نماز جنازہ کون پڑھائے

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے بہت صحابہ اور تابعین کو پایا۔

وہ جنازے کی نماز میں امامت کا حقدار اسی کو جانتے۔ جس کو فرض نماز میں امامت کا حقدار سمجھتے۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز)

نماز جنازہ کی تکبیریں

نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔ ان میں پہلی تکبیر نماز جنازہ شروع کرنے کی تکبیر کہلاتی ہے۔

”حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے کہا رات ہو یا دن سفر ہو یا حضر نماز جنازے میں چار تکبیریں کہے۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ پہلی تکبیر جنازے کی نماز میں شروع کرنے کی ہے۔“ (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز۔)

وقال ابن المسيب يكبر بالليل والنهار والسفر والحضر اربعا وقال انس التكبيرة الواحدة استفتاح الصلوة

رفع یدین کے بغیر تکبیریں کہنا

نماز جنازہ میں رفع یدین باقی نمازوں کی طرح صرف نماز جنازہ شروع کرتے وقت کی جائے گی۔ اس کے بعد رفع یدین نہیں کی جائے گی۔

حضرت امام محمد لکھتے ہیں۔ کہ میں نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میت پر نماز جنازہ کس طرح پڑھی جائے؟ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب جنازہ رکھ دیا جائے۔ تو امام آگے بڑھ جائے۔ اور لوگ پیچھے صفیں باندھ لیں۔ امام رفع یدین کر کے تکبیر کہے اور لوگ (مقتدی) بھی اس کے ساتھ رفع یدین کر کے تکبیر کہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کریں۔ پھر امام دوسری تکبیر کہے اور لوگ بھی رفع یدین کے بغیر اس امام کے ساتھ تکبیر کہیں اور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھیں اور

پھر امام تیسری تکبیر کہے۔ اور لوگ بھی اس کے ساتھ رفع یدین کے بغیر تیسری تکبیر کہیں۔ اور میت کے لئے استغفار اور اس کی شفاعت کریں۔ پھر امام چوتھی تکبیر کہے۔ اور لوگ بھی اس کے ساتھ رفع یدین کے بغیر تکبیر کہیں۔ اور امام دائیں طرف سلام پھیرے۔ پھر امام بائیں طرف سلام پھیر دے۔ اس کے ساتھ مقتدی بھی دونوں طرف سلام پھیر دیں۔ (امام محمد حسن شیبانی المسبوط جلد 1) شرح مسلم شریف

نگاہ مقام سجدہ پر رکھنا

نماز جنازہ میں نگاہ کہاں رکھی جائے گی؟ واضح حکم نہیں ہے۔ البتہ عام فرض نمازوں پر قیاس کرتے ہوئے مقام سجدہ پر نگاہ رکھنا بہتر ہے۔ (احسن الفتاویٰ)

جنازہ کی نماز میں کوئی دعا معین یا مخصوص نہیں ہے

احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ جنازہ کی نماز میں کوئی مخصوص دعائیں نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ بہت سی ماثورہ دعائیں مختلف مواقع پر مختلف دعائیہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔ بعض روایات میں تیرہ ماثورہ دعاؤں کا ذکر ملتا ہے۔ جو نماز جنازہ سے متعلقہ احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔ کیونکہ حضور پاک ﷺ نے نماز جنازہ میں کوئی دعا مخصوص نہیں فرمائی اس لئے بہتر یہ ہے۔ جو دعائیں جنازہ سے کی نماز کے بارے میں احادیث مبارکہ میں وارد ہیں ان میں سے کوئی ایک یاد کر کے پڑھ لی جائے۔ نماز جنازہ کا حق ادا ہو جائے گا۔ یا منقولہ کلمات میں سے (شاء درود شریف) استغفار کے لئے) جو کلمات بھی پڑھ لئے جائیں جائز ہے۔

جنازہ کی نماز میں دعائیہ کلمات کو مخصوص کر لینا کہ ان کلمات کے علاوہ دوسری دعائے ماثورہ پڑھی ہی نہیں جاسکتی جائز نہیں۔ بلکہ ایسا کمنا یا کرنا گناہ ہے۔ البتہ اگر عقیدہ یہ ہو اس دعا کے علاوہ (جو مقتدی یا امام پڑھ رہا ہے) دوسری دعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ اور خود ساری عمل ایک ہی دعا پڑھتا رہے تو جائز ہے۔

نیت نماز جنازہ

عام طور پر نیت اس طرح کی جاتی ہے۔

چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے۔ درود واسطے حاضر۔
حضرت مصطفیٰ ﷺ کے دعا واسطے حاضر اس میت کے منہ طرف کعبہ شریف کے
پیچھے اس امام کے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔
اگر یہ الفاظ بھی کہہ لیں تب بھی نیت ہو جائے گی۔
میں اللہ کے لئے اس امام کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کرتا ہوں۔

جنازہ کی نماز کا طریقہ

اجناف کے نزدیک نماز جنازہ میں قیام اور چار تکبیریں فرض ہیں۔ ان کی
فرضیت اجماع امت سے ثابت ہے۔

پہلی تکبیر کے بعد ثناء دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد
میت کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔

سب سے پہلے تکبیر کہے۔ اور ثناء پڑھے۔ پھر تکبیر کہہ کر نبی کریم ﷺ پر
درود سلام پڑھے۔ پھر تکبیر کہہ کر اپنے لئے میت کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے
دعا کرے۔ پھر تکبیر کہہ کر سلام پھیر دے۔ آنحضرت ﷺ نے جو آخری نماز
جنازہ پڑھائی اس میں چار تکبیریں کہیں۔ (المہدایہ جلد اول فصل الفلوة علی المیت)
المصنف جلد 3 میں حضرت شعبی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی
طریقہ منقول ہے۔

چار تکبیروں کی ادائیگی کا طریقہ

پہلی تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ اور ثناء پڑھیں۔

سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک وجل
ثناءک ولا الہ غیرک۔

(حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضوان اللہ علیہم سے روایت ہیں۔)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ کلام یہ ہے۔) فتح القدر۔ جلد 1 (شرح مسلم شریف)

دوسری تکبیر

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے دوسری تکبیر یعنی اللہ اکبر کہے۔ اور درود شریف پڑھے۔ جو درود شریف نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ وہی درود شریف بھی پڑھ لے۔ تو کوئی حرج نہیں ہے۔ تاہم مندرجہ ذیل درود شریف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ یہ بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

وارحم محمدا وال محمد كما رحمت على ابراهيم وعلى ال
ابراهيم انك حميد مجيد

(بحوالہ شرح مسلم شریف) علامہ یوسف نبہائی سعادت الدارین

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

ولرحم محمدا وال محمد كما صليت وباركت وترحمت على
ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد۔

ان دونوں درود شریف میں سے جو چاہے یاد کر لیں اور نماز جنازہ میں پڑھ لیا کریں۔ اور اگر اس کے علاوہ کوئی درود شریف جو سنت سے ثابت ہوں۔ پڑھا جاسکتا ہے۔

تیسری تکبیر

پھر تیسری تکبیر کہہ کر ہاتھ نہ اٹھائے اور یہ دعائے مغفرت پڑھے۔

اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا
وذكرنا واتنا اللهم من احبته منا فاحبه على الاسلام ومن توفيته منا
فتوفه على الايمان اللهم لا تحرمنا اجره ولا تقننا بعمد۔

اس حدیث کو ابن ماجہ، ابوداؤد، ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے۔

ترجمہ: اے اللہ بخش دے۔ ہمارے زندوں کو اور ہمارے مردوں کو ہمارے

حاضر کو ہمارے غائب کو ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو اے اللہ ہم میں سے جس کو زندہ رکھے۔ اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے۔ اس کو ایمان پر موت دے۔ اے اللہ ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈال۔

حدیث دعائے مشہورہ

اس دعا کو دعا مشہورہ بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ دعائے مغفرت جنازہ کی نماز میں کثرت سے پڑھی جاتی ہے۔ اس دعا میں مغفرت و بخشش کی سبیل بھی زیادہ ہے۔ سب سے افضل بات یہ ہے۔ اس حدیث پاک میں جس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى على الجنائز -
يعني "اذا صلى على الجنائز" جب بھی جنازہ کی نماز آپ پڑھتے تو یہی دعا پڑھا کرتے تھے۔ جس سے اس دعا کی اہمیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ (البتہ آپ نے دوسری دعائیں بھی جنازہ کی نماز میں پڑھیں ہیں۔ لیکن یہ دعا کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ جیسا کہ حدیث پاک کے الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے۔)

تابلغ لڑکے کی دعا

اگر میت تابلغ لڑکا ہو تو تیسری تکبیر کہہ کر یعنی اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھے۔
اللهم اجعله لنا فرطا و جعله
لنا اجر و ذخرو اجعله لنا
شافعا و مشفعا۔
"اے اللہ اس (لڑکے) کو ہمارے
لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا
دے۔ اور اس کو ہمارے لئے اجر
(کا موجب) اور وقت پر کام آنے
والا بنا دے۔ اور اس کو ہماری
سفارش کرنے والا بنا دے۔ اور
جس کی سفارش منظور ہو جائے۔"

نابلغ لڑکی کی دعا

اگر میت نابلغ لڑکی کی ہو تو تیسری تکبیر یعنی اللہ اکبر کہہ کر پھر یہ دعا پڑھیں۔

اللهم اجلعهالنا فرطا
وجعلها لنا اجر و ذخرا و
جعلها لنا شافعة و مشفعة

”اے اللہ اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا دے۔ اور اس کو ہمارے لئے اجر (کی موجب) اور وقت پر کام آنے والی بنا دے۔ اور اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والی بنا دے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔“ (المہدایہ کتاب الصلوٰۃ فصل الصلوٰۃ علی المیت)

چوتھی تکبیر

پھر چوتھی تکبیر کہہ کر ہاتھ کھول دیں۔ اور دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

امام کے پیچھے مقتدی بھی دعا پڑھے

نماز جنازہ صرف ذکر و دعا ہے۔ اس لئے مقتدی بھی امام کے پیچھے سب کچھ پڑھے گا۔ (یعنی ثناء، درود شریف، دعائے مغفرت) امام کے پیچھے مقتدی بھی دعا پڑھے۔ کیونکہ نماز جنازہ صرف میت کے لئے دعائے مغفرت و استغفار ہے۔ قرآن پاک کی قرات نہیں ہے۔ امام اور مقتدیوں کو قرات قرآن عظیم منع ہے۔ تکبیر و سلام کو امام جہر کے ساتھ کہے۔ باقی تمام دعائیں آہستہ پڑھی جائیں۔

پیدائش کے بعد بچے کی نماز جنازہ

جو بچہ ولادت کے وقت رویا (مطلب یہ ہے کہ زندگی کی علامت پائی گئی۔ مثلاً) حرکت کی ہوئی یا بچہ نے چھینک یا جمالی لی وغیرہ) اس کا نام رکھا جائے۔ اور غسل دیا جائے۔ اور اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

جو بچہ ولادت کے وقت رویا نہیں یا زندگی کی علامت نہیں پائی گئی۔ یعنی اگر بچہ مردہ حالت میں پیدا ہوا۔ تو مذہب مختار یہ ہے کہ اس کو غسل دیا جائے۔ اور ایک کپڑے میں لپیٹ لیا جائے۔ اور دفن کر دیا جائے۔ اور اس بچہ کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔

حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ بچہ جب (پیدائش کے بعد) آواز سے روئے تو اس پر نماز پڑھی جائے۔ اگر نہ روئے تو نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ (الہدایہ جلد اول)

نماز جنازہ کے بعد دعا پڑھنا

دعا کی فضیلت

دعا عبادت ہے۔

”حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دعا عبادت ہے“ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ تمہارے پروردگار نے کہا ہے ﷻ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔“

عن النعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدعاء هو العبادة ثم قرأ وقال ربكم الدعوى استجب لكم۔

(الترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، مشکوٰۃ، فصل دوم کتاب الدعوات)

”حضرت انس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔“ (رواہ الترمذی)

وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدعاء مخ العبادة

ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز باعظمت نہیں ہے۔

اس کے علاوہ لاتعداد احادیث مبارکہ سے دعا کی فضیلت و اہمیت ثابت ہوئی ہے۔ جب یہ معلوم ہو گیا ”دعا اصل عبادت ہے“ جس کے لئے جو مانگو گے خدا تعالیٰ عطا کرے گا۔ تو پھر کیوں نہ میت کے لئے نماز پڑھنے کے بعد خلوص دل سے دعا مانگی جائے۔ تاکہ اس کی بخشش کا سلسلہ پیدا ہو۔

جب دعا عبادت ہے۔ مانگنے کا وقت مقرر نہیں ہے۔ جب چاہو مانگو پھر یہ کہنا دعا کی نماز جنازہ سے پہلے یا نماز جنازہ میں مانگنا جائز ہے۔ مگر نماز جنازہ کے بعد مانگنا جائز نہیں ہے۔ یہ جہالت و لاعلمی ہے۔ جب دعا مانگنے کا وقت مقرر نہیں ہے۔ پھر نماز جنازہ کے بعد دعا کے نہ مانگنے کو معین کرنا احادیث مبارکہ سے بے وفائی ہے جو باعث گناہ ہے۔

حدیث پاک سے استدلال

وعن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم لانا صلیتم علی المیت فاخلفوا الدعاء (رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ)

”جب تم میت پر نماز پڑھ چکو تو اس کے لئے خاص دعا مانگو (یعنی میت کے لئے دعا خاص کر دو)“

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا میت پر نماز جنازہ پڑھنے کے بعد دعا مانگنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منبر پر کھڑے ہو کر غزوہ موہ کی خبر دی۔ اور اسی ثناء میں حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دی۔

فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دعاه وقال استغفروا له

”پس ان (حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی۔ اور ان کے لئے دعا فرمائی اور لوگوں

سے فرمایا تم بھی ان کے لئے
دعاے مغفرت کرو۔“

(فتح القدر کتاب الجنائزہ فصل صلوة الجنائزہ)

اس حدیث پاک سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت جعفر ابن ابی طالب نماز جنازہ پڑھنے کے بعد ان کے لئے آپ نے دعا فرما کر لوگوں کو بھی حکم دیا کہ آپ بھی حضرت جعفر ابن ابی طالب کے لئے دعا مغفرت مانگیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا جنازہ کی نماز پڑھنے کے بعد میت پر دعا مانگنا جائز و ثابت ہے۔

حضرت علیؑ کا عمل

”حضرت علیؑ نے ایک
جنازہ پر نماز کے بعد دعا مانگی۔“

وعن المستظل ابن
حصیب۔ ان علیاً صلی اللہ

علی جنازہ بعد ماصلیہ
علیہ ان احادیث کی فنی، لغوی، لسانی، فکری، منطقی حوالے سے معلومات حاصل کرنا ہو
تو منتخب کنز العمال، تفسیر القرآن، مواہب اللدنیہ، فتح القدر، فصل صلوة الجنائزہ۔ اور
اشعاع اللغات۔ وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

صفوں کا توڑنا

نماز جنازہ پڑھنے کے بعد فوراً ”صفیں توڑ کر الگ ہو جاؤ۔ پھر میت کے لئے
دعاے مغفرت و بخشش اللہ تعالیٰ سے کرو۔“

اگر نماز جنازہ پڑھنے کے بعد صفیں نہ توڑیں بلکہ اسی جگہ کھڑے ہو کر دعا مانگیں
تو اس سے دھوکا ہوتا ہے۔ کہ نماز جنازہ زیادہ ہو گئی ہے۔ اس شبہ سے بچنے کے لئے
صفیں توڑ کر یا بیٹھ کر دعا مانگیں۔ دعا زیادہ لمبی نہ مانگیں بلکہ مختصر دعا مانگیں۔ تاکہ لوگ
اکتاہٹ محسوس نہ کرنے لگیں اور آئندہ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے سستی کا مظاہرہ
کریں۔

مَسْبُوقِ كَلِّ لِحْكَم

- 1- جو شخص امام کے ساتھ اس وقت ملا جبکہ امام نے جنازہ کی نماز کا کچھ حصہ پڑھ لیا ہو تو مقتدی (مَسْبُوقِ) امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی ماندہ نماز پوری کرے۔ اگر مقتدی کو معلوم ہو کہ یہ کون سی تکبیر ہے۔ جو امام پڑھ یا کہہ رہا ہے۔ تو وہی دعا پڑھے جو دعا امام پڑھ رہا ہو۔ اور فوت شدہ تکبیروں میں باقی دعائیں بالترتیب پڑھے۔ اور آخر میں سلام پھیر دے۔
- 2- مَسْبُوقِ یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے۔ اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ وہ باقی یعنی فوت شدہ دعائیں پڑھے گا۔ تو دعائیں پوری کرنے سے پہلے لوگ میت کو کندھے تک اٹھالیں گے۔ تو وہ صرف تکبیریں کہہ لے۔ اور دعائیں چھوڑ دے۔ (رد مختار)
- 3- اگر مَسْبُوقِ کی تین تکبیریں فوت ہو گئیں تو وہ چوتھی تکبیر امام کے ساتھ کہہ کر جماعت میں مشغول ہو جائے۔ اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی تکبیر کے بعد ثلثاً دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعائے مغفرت پڑھے اور سلام پھیر دے۔
- 4- اگر مَسْبُوقِ کی دو تکبیریں فوت ہوئیں تو مَسْبُوقِ تیسری تکبیر امام کے ساتھ کہہ کر دعا پڑھے۔ اور سلام پھیر دے۔

جَنَازَہ كَا اِيك سَے زِيَادَہ ہونا

اگر جَنَازَہ اِيك سَے زِيَادَہ اکٹھے ہو جائیں تو ان کی ترتیب یوں ہوگی۔

جَنَازَہ كِي تَرْتِيْب

علامہ سرخسی لکھتے ہیں کہ امام محمد فرماتے ہیں جب جَنَازَہ متعدد ہو جائیں۔ تو لوگ چاہیں تو ان جَنَازَہ كُو اِيك صَف ميں رُكھ ديں۔ اگر چاہیں تو اِيك دوسرے كے پيچھے

رکھ دیں۔

نیز حضرت امام محمد نے فرمایا۔

اگر مرد اور عورتوں کے جنازے ہوں تو مردوں کے جنازوں کو امام کے قریب رکھیں اور عورتوں کے جنازوں کو پیچھے رکھیں۔

اگر عورت اور لڑکے کے جنازے اکٹھے ہو جائیں۔ تو لڑکے کے جنازے کو امام کے قریب رکھیں۔ اور عورت کے جنازے کو لڑکے کے جنازے کے پیچھے رکھیں۔

دلیل

حضرت علیؓ کی صاحبزادی اور حضرت عمرؓ کی بیٹی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کا بچہ زید بن عمر بیک وقت فوت ہو گئے۔ تو حضرت عمرؓ نے ان کے جنازے اسی ترتیب سے رکھے۔ (اللبوط جلد 3 بحوالہ شرح مسلم جلد دوئم)

مختلف جنس کے جنازے کی ترتیب

اگر جنازے مختلف جنس کے ہوں تو امام کے قریب مرد ہو۔ اس کے بعد لڑکا پھر خنسی پھر عورت پھر مراہت یعنی نماز میں جس طرح مقتدیوں کی صف میں ترتیب ہے۔ اس کا عکس یہاں بھی ہو گا۔ (عالمگیری)

اگر چند جنازے مردوں، عورتوں، لڑکوں کے اکٹھے ہو جائیں تو بہتر یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ پڑھیں۔ اگر سب کی نماز اکٹھی پڑھی جائے تو یہ بھی جائز ہے۔ اگر بائین اور نابائین دونوں قسم کے جنازے ہوں۔ تو دونوں کی دعا پڑھے۔ (در مختار)

مسجد میں نماز جنازہ

میت (جنازہ) مسجد کے باہر ہو تو مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ مسجد کے اندر میت رکھ کر نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ نماز جنازہ کھلے میدان، عید گاہ یا جناز گاہ میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ مجبوری کی بنا پر مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

میت کو دفن کرنا

قبر کھودنا

قبر کھودتے وقت قبر کے دو حصے بنائے جاتے ہیں۔ ایک کو لہد دوسرے کو شق کہتے ہیں۔

لہد

اندرون قبر لمبائی میں ایک طرف وہ جگہ جس میں میت کو لٹایا جاتا ہے لہد کہلاتی

ہے

شق

قبر کے وسط میں کھودی جاتی ہے۔ جہاں پٹے رکھے جاتے ہیں۔ آج کل مسلمانوں میں اس کا عام رواج ہے شق کہلاتی ہے۔

میت کو دفن کرنے کا بیان

قبر میں میت کو اتارنا

میت کو قبر میں سر کی طرف سے اتارا جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو قبر میں سر کی طرف اتارا گیا۔ (یعنی جنازہ قبر کی پائینسی رکھا گیا اور سر کی طرف سے آپ کو اٹھا کر قبر

وعن ابن عباس قال سل رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبل راسه رواه الشافعي

(شافعی)

میں اتارا گیا۔“
(مشکوٰۃ شریف باب دفن میت فصل ثانی)

میت کو قبر میں اتارنے کی دعا

جب میت کو قبر میں اتاریں تو یہ دعا پڑھیں۔

”حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ نبی
اکرم ﷺ جس پر کسی میت کو
قبر کے اندر اتارتے تو فرماتے اتارتا
ہوں میں تمھ کو قبر میں خدا کے حکم
سے خدا کے حکم سے اور رسول
خدا کی شریعت کے موافق اور ایک
روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ وعلی
سنة رسول الله (رسول اللہ
ﷺ کے طریقہ پر)“

وعن ابن عمر ان النبي صلى
الله عليه وسلم كان اذا ادخل
لميت القبر قال بسم الله
وبالله وعلى ملة رسول الله
وفي رواية وعلى سنة رسول
الله

(ابن ماجہ، ابوداؤد)

ابوداؤد اور ابن ماجہ کی دونوں روایات کو جمع کیا جائے تو یہ مکمل دعا یوں ہو

گی۔

دعا کے مکمل الفاظ یوں ہیں۔

بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله وعلى سنة رسول الله

قبر کے اندر نیک صالح آدمی میت کو اتارے

”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی
(ام کلثوم) کے دفن میں شریک
تھے۔ رسول اللہ ﷺ قبر کے

وعن انس قال شهدنا بنت
رسول الله صلى الله عليه
وسلم تدفن ورسول الله
صلى الله عليه وسلم جالس

پاس بیٹھے تھے اور آپ کی آنکھوں

سے آنسو جاری تھے۔ پھر آپ نے

فرمایا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے

جس نے آج کی رات کو اپنی بیوی

سے صحبت نہ کی ہو؟ حضرت ابو طلحہ

رضی اللہ عنہ نے کہا میں ہوں۔ آپ

نے فرمایا ان کی قبر میں اتر جاؤ۔

چنانچہ وہ (قبر میں) اتر گئے۔

(مشکوٰۃ باب دفن میت فصل سوم)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا۔ نیک صلح، صاحب طہارت آدمی میت کو قبر

میں اتارے۔

قبر میں اتارنے والوں کی تعداد

میت کو قبر میں اتارنے والے دو یا تین (کوئی تعداد خاص نہیں ہے) قوی جسم،

نیک و صلح ہوں کوئی نامناسب بت دیکھیں تو لوگوں پر ظاہر نہ کریں۔ (عالمگیری)

دفن کے متذوق مسائل

1- جنازہ قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے۔ کہ میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا جائے۔

2- اگر تابوت میں رکھ کر دفن کریں تو سنت یہ ہے کہ اس میں مٹی بچھا دیں۔

لور اوپر کی جانب جو میت سے ملی ہوئی ہے۔ اس پر مٹی لگا دیں۔ لور ہلکی رکھی

ایشیں میت کے داہنی نور بائیں طرف رکھ دیں۔ تاکہ بمنزلہ لہ کے ہو جائے۔

لور اوپر کھینچ کر دیں۔ (عالمگیری فصل 6 باب دفن میت)

3- اگر زمین نرم ہو تو پھر کڑی کے تابوت میں رکھ کر دفن کیا جاسکتا ہے۔

4 - عورت کا جنازہ قبر میں اتارنے والے محارم ہوں۔ (میت کے گھر والے ہوں تو بہتر ہے) اگر یہ نہ ہوں تو دیگر رشتہ دار میت کو قبر میں اتاریں۔ اگر یہ بھی نہ ہوں تو پھر پرہیزگار، نیک صالح افراد میت کو قبر میں اتاریں۔ (بحوالہ ائق۔ عالمگیری)

5 - میت کو داہنی کروٹ پر لٹائیں اس کا منہ قبلہ کی طرف کریں۔

6 - قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش یا گروہ کھول دیں۔

7 - عورت کی میت ہو تو قبر میں اتارتے وقت تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائیں رکھیں۔ مرد کی میت کو دفن کرتے وقت پردہ ضروری نہیں ہے۔

8 - قبر پر تختہ لگانے کے بعد اس پر مٹی ڈال دی جائے۔

مستحب یہ ہے کہ سر جانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں پہلی بار کہیں۔

”اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا“
(اے اللہ زمین کو اس کے دونوں پہلوؤں سے کشادہ کر۔)

منہا خلقنکم اللہم جاف
الارض عن جنبہ

(عورت کے لئے عن جنبہا کہیں۔)

دوسری بار کہیں

”اور اسی میں تمہیں لوٹائیں
گے۔“

وفیہا نعبدکم

”اے اللہ اس کی روح کے لئے
آسمان کے دروازے کھول دے۔“

اللہم افتح ابواب السماء
لروحہ (عورت کے لئے لروحہا)
کہیں

تیسری بار کہیں

”اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں
گے۔“

ومنها نخرجكم تارة اخرى

یا

”اے اللہ حور عین کو اس کی زوجہ
کردے۔“

اللهم زوجہ من الحور
العین۔

اگر میت عورت ہو تو پھر تیسری بار یہ کہیں۔

”اے اللہ اپنی رحمت سے تو اس
کو جنت میں داخل کر دے۔“

اللهم ادخلها الجنة
برحمتك

پانی مٹی ہاتھ، کھربا، پتھر وغیرہ جس چیز سے ممکن ہو قبر میں ڈالیں اور جتنی مٹی
قبر سے نکلی اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ (جوہرہ عالمگیری، بحوالہ بہار شریعت)

9 - ہاتھ میں جو مٹی لگی ہے۔ اسے جھاڑ دیں یا دھو ڈالیں اختیار ہے۔

10 - قبر کی شکل کو صحن ”شتر“ کی مانند ہو۔ تاکہ اوپر پانی کھڑا نہ ہو سکے۔ چورس
قبر نہ بنائیں۔ قبر پر پانی چھڑکنے میں حرج نہیں ہے۔ بلکہ ابن ماجہ کی حدیث سے
ثابت ہے۔ (بحوالہ مشکوٰۃ)

قبر پر مٹی ڈالنا

اب قبر پر مٹی ڈالنے پر حدیث شریف پیش کی جاتی ہے۔

”حضرت جعفر بن محمد اپنے والد
سے مرسلہ“ روایت کرتے ہیں۔ کہ
نبی اکرم ﷺ نے میت پر
دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر تین
تمن لپین ڈالیں۔ اور اپنے بیٹے
ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور قبر پر
نشان کے لئے پتھر کے ٹکڑے
رکھے۔“

وعن جعفر بن محمد عن
ابہ مرسلہ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم حتی علی
لمیت ثلاث حثبات بیدہ
جمیعا وانه رش علی قبر
ابنہ ابراهیم ووضع علیہ
حصباء

(مشکوٰۃ دفن المیت فصل الثانی)

اس حدیث پاک میں مندرجہ ذیل چار مسائل بیان ہوئے ہیں۔

1- میت کی قبر پر دونوں ہاتھوں سے مٹی ڈالنا۔

2- قبر پر تین تین پس مٹی ڈالنا۔

3- قبر پر پانی کا چھڑکنا کرنا۔

4- قبر پر نشان کے لئے پتھر کے ٹکڑے رکھنا۔

قبر پر پانی چھڑکنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پانی چھڑکا گیا اور جس شخص نے پانی چھڑکا اس کا نام بلال بن رباح رضی اللہ عنہ تھا۔ حضرت بلال بن رباح نے منگ سے پانی چھڑک کر سرہانے سے پانی چھڑکنا شروع کیا۔ اور قدموں تک چھڑکا۔ (بیہقی)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا۔ قبر پر پانی چھڑکنا پھر سرہانے سے چھڑکنا شروع کرنا اور قدموں کی طرف جانا مستحب ہے۔

1- اگر ضرورت ہو تو قبر پر نشان کے لئے کچھ لکھ سکتے ہیں۔ یعنی تختی وغیرہ پر

نام، تاریخ وفات، پیدائش وغیرہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2- مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورہ بقرہ کا اول حصہ (حد مقرر نہیں ہوتا

ممكن ہو) سرہانے کی طرف پڑھیں۔ اور سورہ البقرہ کا آخری حصہ لله ما فی

السموت سے) پائینتی پڑھائیں۔ (مشکوٰۃ)

3- ایک قبر میں ایک سے زیادہ میتوں کو دفن کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر میتیں زیادہ

ہوں تو جگہ کم ہو تو پھر ایک سے زیادہ میتوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا جاسکتا

ہے۔ احد کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک ایک قبر میں دو دو تین

تین کو دفن کر دو۔ قبر کے اندر پہلے اس شخص کو رکھو جو قرآن کو زیادہ جانتا

ہو۔ دو میتوں کے درمیان مٹی وغیرہ سے آڑ بنا دیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ باب

دفن المیت)

1- کسی شخص کا مال (پسے، گھڑی، دوسرا سامان) قبر میں گر جائے مٹی دینے کے

بعد یاد آیا تو قبر کھود کر نکال سکتے ہیں۔ اگرچہ وہ ایک ہی درم ہو۔ (عالمگیری۔
ردالمحتار)

5 - اپنے لئے پہلے سے کفن تیار رکھنا جائز ہے۔ قبر پہلے سے کھودوا رکھنا بے معنی ہے۔ جبکہ کو روک رکھنا ہے جائز نہیں ہے۔ (ردالمحتار)

6 - قبر پر قرآن پڑھنے کے لئے حافظ مقرر کرنا جائز ہے۔

7 - میت کے اوپر جو چادر رکھی جاتی ہے۔ اس چادر کے پیشانی والے حصہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھیں۔ اور چادر کے سینہ والے حصے پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھیں۔

8 - زیارت قبور مستحب ہے۔ ہر ہفتہ میں ایک دن جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا پیر کے دن زیارت کریں۔ سب سے افضل وقت جمعہ کی صبح کا وقت ہے۔

9 - میت کو دفن کر کے اس کے مکان میں آنا آکر فاتحہ کہنا ہاتھ اٹھا کر میت کے لئے مغفرت کی دعا کرنا شرعاً جائز ہے۔

خود حضور پاک ﷺ سے ثابت ہے۔ جب ایک صحابی کو دفن کر کے پلٹے صحابہ کرام بھی ساتھ تھے۔ میت مرحومہ کا بھیجا ہوا آدمی ملا حضور اکرم ﷺ اس کے مکان پر تشریف لے گئے۔ (اگر میت کو دفنانے کے بعد پلٹ کر مکان میت پر جانا منع ہوتا۔ حضور پاک ﷺ کیوں مکان پر جاتے۔)
(ابوداؤد - تلوی رضویہ جلد چہارم)

20 - میت کے گھر تین دن کھانا پکانا منع ہے۔ رشتہ دار، ہمسائے وغیرہ کو تین دن کھانا پکا کر میت کے گھر پہنچانا چاہئے۔ یہ کھانا صرف انہیں کھانا چاہئے۔ جو افراد شہر سے باہر سے آئے ہیں۔ جن کا واپس جانا مشکل ہو۔ گھر کے افراد کھا سکتے ہیں۔ قریبی رشتہ داروں، شہر کے قریب و جوار کے افراد، گلی، محلے والوں کو میت کے گھر سے نہیں کھانا چاہئے۔ کوشش کریں اپنے گھر جا کر کھانا کھائیں۔ تاکہ میت کا گھر "دعوتی گھر" نہ بن جائے۔

کھانا کھانے والوں کو چاہئے کہ کھانا تبرک کے طور پر تھوڑا کھائیں پیٹ بھر کر نہ کھائیں۔

قبر کے اوپر بیٹھنے پر عذاب

وعن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علی جمرة فتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیر لہ من ان یجلس علی قبر۔

(مشکوہ)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی آگ کی چنگاری پر بیٹھ جائے۔ اور وہ اس کے کپڑے کو جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے اس سے بہتر یہ ہے کہ وہ (مفص کسی) قبر پر بیٹھے۔“

قبر پر بیٹھنے سے میت کی بے حرمتی بے ادبی ہوتی ہے۔ اس لئے قبروں پر بیٹھنا منع ہے۔ بعض لوگ قبرستان میں پتھریں اڑاتے ہیں۔ جنہیں پکڑنے کے لئے قبروں کے اوپر سے گزر جاتے ہیں۔ قبروں کی تعظیم برقرار نہیں رہتی۔ بعض لوگ رات کو قبرستان جا کر شراب نوشی کرتے ہیں۔ قبروں پر بیٹھ کر جوا، سٹہ بازی کھیلتے ہیں۔ ایک تو پہلے بھی حرام کام کرتے ہیں۔ دوسرا قبروں کی بے حرمتی کر کے دھرے عذاب کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ لہذا انہیں ایسا کرنے سے منع کیا جائے۔ علماء حضرات امام مسجد خطبات جمعہ المبارک، فرض نمازوں کے بعد، نماز جنازہ کے بعد مختصراً مسائل سے عوام الناس کو آگاہ کرتے رہا کریں۔ تو اس سے بہتر نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔

فضیلت تعزیت

”حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے ایسی عورت سے تعزیت کی جس کا لڑکا مر گیا ہو اسے جنت میں ایک چلور پہنالی جائے گی۔“

من عزی ثکلی کفنی بردا
فی الجنة
(ترمذی شریف)

(جامع ترمذی ابواب الجائز باب اخرنی فصل التعزیه)
اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ میت کی تعزیت کرنا جائز ہے۔

تعزیت

تعزیت کے معنی میت کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرنا، میت کے گھر والوں سے اس انداز سے گفتگو کریں۔ کہ ان کا غم دور ہو جائے۔ انہیں حوصلہ اور تسلی دینا چاہئے۔

- 1 - تعزیت مسنون سنت ہے۔ تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے۔ پھوڑی ڈال کر تین دن سے زیادہ بیٹھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ مسلسل تعزیت سے غم زیادہ ہوتا ہے۔ جو تکلیف کا باعث بنتا ہے۔
- 2 - مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے وہیں موجود نہ ہو یا موجود ہو تعزیت کرنے والے کو علم نہ ہو۔ تو تین دن کے بعد تعزیت کرنے میں حرج نہیں۔ (رد المحتار)
- 3 - میت کے گھر والوں کو تین دن تک اس لئے بیٹھنا کہ لوگ آئیں تاکہ تعزیت کر جائیں تو جائز ہے۔

- 4 - تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں ہے۔ مگر عورت شوہر کے مرنے کے بعد چار مہینے دس دن سوگ کرے (حدیث) یہ عدت ہے۔ جس کا شوہر کے گھر گزارنا ضروری ہے۔ گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں۔ ماسوائے میت کو دیکھنے وہ بھی رات کے وقت جائے اور واپس آ جائے۔ (فتویٰ رضویہ جلد چہارم)
- 5 - سوگ کے لئے مردوں کو سیاہ کپڑے پہننا ناجائز ہے۔ (فتویٰ عالمگیری جلد اول فصل ششم)

طریقہ تعزیت

میت کے تمام رشتہ داروں سے تعزیت کرنا مستحب ہے۔ مگر عورتوں سے تعزیت صرف محارم ہی کریں۔ چھوٹے بڑے مرد عورت سب سے تعزیت کی جاسکتی ہے۔

تعزیت کے الفاظ

نبی اکرم ﷺ ان الفاظ میں تعزیت کیا کرتے تھے۔

”خدا ہی کا ہے جو اس نے لیا اور
 عنده باجل مسمی
 دیا۔ اور اس کے نزدیک ہر چیز کی
 ایک معیار مقرر ہے۔“

تعزیت کے لئے یہ الفاظ بھی کہے جاسکتے ہیں۔ فتویٰ عالمگیری میں لکھے ہیں۔
 ”اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے۔ اور اسے اپنی رحمت میں جگہ دے۔ اور گھر والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ تمہیں جو مصیبت (موت کی صورت میں) پہنچی ہے۔ اس پر صبر عطا فرمائے۔“

(صرف یہ کہہ دینا کہ اللہ کی رضا ہے کلنی نہیں ہے) (فتویٰ عالمگیری، فصل ششم جلد اول باب جنازہ کا بیان)

نصیحت موت

دلا غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جاتا ہے
باغیچے چھوڑ کر خلی زمین اندر سماتا ہے
تیرا نازک بدن بھائی جو لینے سچ پھولوں پر
ہوئے گا ایک دن مردہ یہ کیڑوں نے کھاتا ہے
اجل کے روز کو یاد کر سلان چلنے کا
زمین کے فرش پر سوتا ہے اینٹوں کا سرہانہ ہے
نہ بنی ہو سکے بھائی نہ بیٹا بپ تے مائی
تو کیوں پھرتا ہے سو دائی عمل نے کام آتا ہے
فرشتہ روز کرتا ہے منلوی چار کونوں پر
محللاں اچیل والے تیرا گوریں ٹھکاتا ہے
کہاں وہ ماہ کتعلی کہاں وہ تخت سلیمانی
گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر تلوان داتا ہے
عزیز یاد کر وہ دن جو ملک الموت آئے گا
نہ جائے ساتھ تیرے کوئی اکیلا تو نے جاتا ہے
جہاں کے شغل میں شغل خدا کی یاد سے غافل
کریں دعویٰ یہ دنیا میرا دائم ٹھکاتا ہے
دلا غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جاتا ہے
خدا کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آتا ہے

اس کتاب سے استفادہ کرنے والے

حضرات

محترم بشیر احمد، حاجی محمد منور الدین،

محمد قیسراکرم اور محمد طالب حسین،

کے حقے میں سے دعا کریں۔

حاجن صفیہ اختر کیٹرافروش

کفن کا مکمل سامان خریدیں
سلائی فری کرائیں

محلہ چاہ چوہان والا

گلی مہر نواب والی۔ گوہر النوالہ

مصنف کی دیگر کتب

- 1- بیسک انگلش گرامر۔ (ہائی کلاسز کے لئے)
- 2- بیسک انگلش ٹینس
- 3- اسلام کا نظام معیشت
- 4- اسلامی ضابطہ حیات (25 حصے زیر طبع)
- 5- انگلش بول چال
- 6- جدید معاشیات قرآن کی نظر میں
- 7- بحث آئینہ نبویؐ میں
- 8- جدید طب اور سنت نبویؐ ﷺ
- 9- انگلش سپلنگ بنانے کا طریقہ

ناشر

المَدِينَةُ بِبَيْتِ كَيْشِنَرِ
۳۔ یوسف مارکیٹ
غزنی سٹریٹ ۳۸، اردو بازار
فون: ۴۳۲۰۶۸۲

7571